بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　محمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

27 ذی الحجہ 1419 ہجری 15 شہادت 1378 ہش 15 اپریل 1999ء

لندن ۹/اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ آج حضور انور نے مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حامی و ناصر ہو اور معجزانہ تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو

اور

اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں

جو شخص اپنے ہمسایہ کو اپنے اخلاق میں تبدیلی دکھاتا ہے پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے۔ وہ گویا ایک کرامت دکھاتا ہے اس کا اثر ہمسایہ پر بہت اعلیٰ درجہ کا پڑتا ہے۔ ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ کیا ترقی ہو گئی ہے، اور تہمت لگاتے ہیں کہ افترا، غیظ و غضب میں مبتلا ہیں۔ کیا یہ ان کے لئے باعثِ ندامت نہیں ہے کہ انسان عمدہ سمجھ کر اس سلسلہ میں آیا تھا، جیسا کہ ایک رشید فرزند اپنے باپ کی نیک نامی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ بیعت کرنے والا فرزند کے حکم میں ہوتا ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین کہا ہے گویا کہ حضور عامۃ المومنین کے باپ ہیں۔ جسمانی باپ زمین پر لانے کا موجب ہوتا ہے اور حیات ظاہری کا باعث۔ مگر روحانی باپ آسمان پر لے جاتا اور اس مرکز اصلی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کو بدنام کرے؟ طوائف کے ہاں جاوے اور قمار بازی کرتا پھرے۔ شراب پیوے یا اور ایسے افعالِ قبیحہ کا مرتکب ہو جو باپ کی بدنامی کا موجب ہوں۔ میں جانتا ہوں کوئی آدمی ایسا نہیں ہو سکتا جو اس فعل کو پسند کرے۔ لیکن جب، وہ ناخلف بیٹا ایسا کرتا ہے تو پھر زبان خلق بند نہیں ہو سکتی۔ لوگ اس کے باپ کی طرف نسبت کر کے کہیں گے کہ یہ فلاں شخص کا بیٹا فلاں بد کام کرتا ہے۔ پس وہ ناخلف بیٹا خود ہی باپ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا۔ بلکہ دوسروں کے لئے ایک برا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزار ہا دعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے، تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے یا نہیں۔

کس　　بشنود یا　　نشنود من　　گفتگوے　　میکنم

میں تمہارے اندر ایک نمایاں تبدیلی چاہتا ہوں

اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں! میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں گو وہ وجوہ نا معلوم ہیں۔ کہ کیوں یہ جوش ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو۔ ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ وہ اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھادو۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے۔ میں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا۔ نمایاں تبدیلی مطلوب ہے تاکہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یک طرفہ روشنی پڑے اور وہ ناامید ہو جاویں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آکر تائب ہوئے وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہؓ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا۔

(انفاخ قدسیہ۔ ایڈیشن: ۱۹۷۳ء۔ صفحہ: ۱۳۸-۱۴۰)

قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین پر 108 واں

جلسہ سالانہ قادیان

۱۳/۱۴/۱۵/ نومبر ۱۹۹۹ء کو ہوگا

احباب جماعتہائے احمدیہ عالگیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے 13-14-15 نبوت-1378 ہش (13-14-15 نومبر 1999) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

گیارہویں مجلس مشاورت بھارت

16/ نومبر 1999ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ 16/ نومبر 1999ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی گیارہویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

۱۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ 15 اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کے انتخاب کروا کے منتخب نمائندگان کی فہرست سیکرٹری شوریٰ کو بھجوادیں۔

۲۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز جماعتوں سے مشورہ کے بعد 15 ستمبر تک بھجوادی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

لِقَاءُ مَعَ الْعَرَبْ

(۵ر نومبر ۱۹۹۴ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کا خلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یو کے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں یاکشفی حالت میں دیکھا اور آپؐ نے ہم سے یہ یہ باتیں کیں۔ کیسے معلوم ہو کہ خواب یا کشفی حالت میں نظرآنے والے واقعی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں؟ اوراس کی اہمیت کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: یہ بہت نازک مسئلہ ہے اور اسے بڑی احتیاط سے گہرائی میں اتر کر سمجھنا اور حل کرنا ہوگا۔ سب سے ضروری بات یہ مد نظر رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ شیطان کے لئے کبھی بھی یہ ممکن نہیں کرے گا کہ وہ میرا روپ دھار کر میری صورت و شکل میں لوگوں کو نظر آئے۔ اوریوں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی تمام خوابوں کو جو مجھے خواب میں دیکھتے ہیں اس بات سے محفوظ کر دیا ہے۔ اور شیطان کو کبھی بھی یہ قدرت اور توفیق نہیں ہوگی کہ وہ آپ کی صورت اختیار کر کے لوگوں کی خوابوں میں آئے۔ لیکن اس سے کئی اور مشکل مسائل پیدا ہوتے ہیں جنہیں مختلف زاویوں سے دیکھنا اور سلجھانا ضروری ہے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تو لوگ آپ کو دیکھتے تھے اور سبھی جانتے تھے کہ آپ کی ظاہری شکل و شباہت کیسی ہے۔ اس زمانہ میں اگر شیطان لوگوں کی خوابوں میں ظاہر ہوتا تو کبھی بھی لوگ دھوکہ نہیں کھاسکتے تھے اور ناممکن تھا کہ اس وقت وہ آنحضرت ﷺ کی شباہت اختیار کر کے لوگوں کو نظر آتا۔ لیکن وہ اگر کسی اور شکل میں ظاہر ہوتا اور کہتا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں تو یہ بالکل الگ قصہ ہے کیونکہ شیطان ایسا کرتا تھا اور ایسا کر سکتا ہے۔

اور اب لوگ چونکہ جانتے نہیں کہ آنحضور ﷺ کی اصل صورت مبارک کیسی تھی اس لئے شیطان گناہگار اور بدکردار لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر ایسا کر سکتا ہے۔ اور ایسے برے لوگ اس کے دھوکہ میں مبتلا ہو کر اسے حضرت محمد رسول اللہ سمجھ سکتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر شیطان مختلف صورتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے اوران سے جھوٹ موٹ کہہ سکتا ہے کہ (نعوذ باللہ) میں محمد رسول اللہ ہوں۔ اور وہ یقیناً آنحضرت ﷺ کی شکل مبارک اختیار نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ کوئی بھی اور صورت اختیار کر کے دھوکہ دینے کی خاطر کہہ سکتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ آنحضرت ﷺ کی شبیہ مبارک کیسی تھی اس لئے ایسے وقوع کا احتمال بہر حال ہے جسے کسی بھی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اوراس بات کا ثبوت کہ ایسا ہوتا ہے یہ ہے کہ دو شخص ایک ہی وقت میں دو مختلف خوابیں دیکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے۔ دونوں کو نظر آنے والی شکلیں بالکل مختلف تھیں اور جو پیغام ان کو ملا وہ بھی ایک دوسرے کے بالکل متضاد تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ مجھے یہ پیغام ملا ہے کہ تم ایسا کرو اور دوسرے شخص کو اس کے بالکل الٹ پیغام ملا کہ ایسا ہرگز نہیں کرنا یہ تمہیں سیدھا دوزخ میں لے جائے گا۔ یہ ناممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کی باتوں میں اور آپ کی شخصیت میں کوئی تضاد ہو۔ میں اس حوالہ سے اس لئے بات کر رہا ہوں کیونکہ ہم نے تو آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا اس لئے ایسے پیغام سے متعلق کبھی بھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ یہ آپؐ کی طرف سے ہی ہے اور سو فیصد سچا ہے۔ کیونکہ ہم نے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا اس لئے کسی بھی خواب اور پیغام کی سچائی کو ہم صرف اس کسوٹی پر پرکھ سکتے ہیں کہ خواب میں جو کچھ بھی پیغام دیا گیا ہے وہ کسی بھی شکل میں قرآن وسنتِ رسول کے خلاف نہ ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر اس بات پر یقین کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ واقعی آنحضرت ﷺ کا دیدار ہوا ہے اور پیغام سچا ہے۔ دوسری صورت میں یہ بہت مشکل پیدا کرنے والا مسئلہ بن جائے گا کیونکہ ایک شخص کہے گا کہ شیطان چونکہ آنحضرت ﷺ کے روپ میں ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے ہو نہ ہو میں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی خواب میں دیکھا ہے اور جو پیغام مجھے ملا ہے وہ یقیناً سچا ہے۔ اور دوسرا شخص اسے کہے گا کہ نہیں ویسی ہی صورت مجھے بھی پیش آئی ہے لیکن پیغام بالکل مختلف ہے اس لئے تم غلط ہو۔ ایسی صورت میں یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا؟

☆......☆......☆

سوال: کیا کوئی انسان خدا تعالیٰ سے یہ دعا کر سکتا ہے کہ وہ اس سے براہ راست کلام کرے یا اس شخص پر کوئی وحی یا الہام کرے؟

حضور انور نے فرمایا اس سوال کا جواب سورۃ فاتحہ کے حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت فرماتا ہے کہ ہم اس سے دعا کریں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اس میں ہر قسم کی دعائیں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے جمع ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی بہت سی دعائیں شامل ہیں۔ یہاں خاص طور پر یہ دعا نہیں مانگی گئی کہ اے خدا تو ہم پر وحی والہام کر۔ بلکہ ہمیں سکھایا گیا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے مدد طلب کریں کہ وہ سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرے۔ وہ سیدھا راستہ جو اس سے قبل دکھایا جا چکا ہے۔ ان لوگوں کا راستہ جو اس سے قبل خدا تعالیٰ سے ہر قسم کی وحی اور الہام سے سرفراز کئے جا چکے ہیں۔ اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ اس دعا میں وحی والہام کی طلب اور خواہش بھی شامل ہے۔ جب ہم اس دعا کی گہرائی میں جاتے ہیں تو اس میں ایسی خواہش کی نفی بھی موجود ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے کسی نبی نے نبی بنائے جانے سے قبل کبھی بھی یہ دعا نہیں کی کہ اے خدا تو مجھ پر وحی کر۔ اور جب بھی کسی نبی سے خدا تعالیٰ نے خود کلام کیا تو اس نبی نے خدا تعالیٰ کی وحی و الہام کے مقابل پر اپنی ذات کو بہت ہی کمزور، حقیر اور عاجز سمجھا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا سورۃ فاتحہ میں ذکر ہے کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ بے شک ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مُنْعَم عَلَيْهِم میں سے بنا دے جن پر خدا تعالیٰ نے وحی کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ آیت ہمیں بتلاتی ہے کہ اگر تم ان برگزیدہ بندوں جیسا بننا چاہتے ہو تو کبھی بھی الہام کی خواہش نہ کرو کیونکہ انہوں نے ایسی خواہش کبھی نہیں کی تھی۔ یہ دعا ہمیں سکھاتی ہے کہ اے خدا تو ہمیں ویسے عاجز انسان بنا دے جیسے کہ وہ انسان تھے جن پر تو نے اپنے انعامات کئے اور جو کچھ تو نے خیر ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہے وہ ہمیں دے۔

☆......☆......☆

سوال: عبادت کے دوران کونسی حرکات منع ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اس سوال کا جواب آنحضرت ﷺ کی اس حدیث میں موجود ہے جہاں آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر کم از کم یہ ضرور ذہن میں ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ تم جب بھی کسی ایسے وجود کے سامنے جاتے ہو جس کی تم عزت کرتے ہو اور اپنے دل میں اس کا احترام پاتے ہو تو تمہاری حرکات اس کا کرتے ہی اپنے رخ بدل لیتی ہیں۔ تمہاری نظر میں کسی کا جتنا زیادہ احترام ہوگا اس کے سامنے جاتے وقت تمہاری حرکات اتنی ہی زیادہ محتاط ہو جاتی ہیں۔ اور تم کوئی ایسی ویسی حرکت نہیں کرتے اور نہ ہی بلاوجہ ادھر ادھر دیکھتے ہو۔ تمہاری تمام تر توجہ اس مؤدب ہستی کی طرف ہوتی ہے جس کے سامنے تم کھڑے یا بیٹھے ہوتے ہو۔ عبادت کے تمام آداب آنحضرت ﷺ کی اس ہدایت میں مجمل طور پر موجود ہیں کہ ہر وقت یہ بات تمہارے مد نظر رہے کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور جب تم اسے دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں اس سے زیادہ دیکھ رہا ہے جتنا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کی اس اصولی اور بنیادی ہدایت کو صحیح رنگ میں سمجھ لیں اور اپنا لیں تو پھر تمام مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

اس دنیا میں ہی دیکھ لیں آپ میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میں ایک بہت عاجز انسان ہوں لیکن آپ اپنے دل میں میرے لئے جو عزت اور احترام رکھتے ہیں اس کے پیش نظر آپ کبھی بھی کوئی غیر ضروری اور ایسی حرکت نہیں کرتے جو ادب کے خلاف ہو۔ یہاں تک کہ بچے بھی جب میری ملاقات کے لئے آتے ہیں تو اپنی معمول کی عادات سے ہٹ کر بڑے ادب سے بیٹھتے اور پوری توجہ سے میری باتوں کو سنتے ہیں۔ یہ تو ایک مثال میں نے اپنی دی ہے صرف آپ کو سمجھانے کی خاطر لیکن آپ بھی جب کسی سے ملتے ہیں تو اس کا آپ سے ملنے کا انداز بتا دیتا ہے کہ اس کے دل میں آپ کا کتنا احترام ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبادت کے دوران کوئی غیر ضروری حرکت نہیں ہونی چاہئے اور پورے ادب کے ساتھ، عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہونا چاہئے۔ عبادت کے دوران بلاوجہ کی حرکات عبادت کی روح میں خلل پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ بعض لوگ رکوع و سجود سے اٹھتے وقت بلاوجہ کپڑوں کو سیدھا کرتے اور کریزیں (Crease) درست کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ خدا کے حضور حاضر ہیں تو پھر کپڑوں کی کیا پرواہ۔ انہیں بے شک سلوٹیں پڑنے دیں۔ کپڑوں کی پرواہ چھوڑ کر اس کی پرواہ کرنی چاہئے جس کے حضور تم حاضر ہو۔ نماز کے دوران دائیں بائیں اور اوپر نہیں دیکھنا چاہئے۔ اپنی نظر کو سامنے اور

(باقی صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

خطبہ جمعہ

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲؍ جنوری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲؍ صلح ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أنّ محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملٰك يوم الدين ۔ اياك نعبد و اياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا. وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجے میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیت کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تشریح سے میں اس خطبے کا آغاز کر رہا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی آیت کے تعلق میں کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ یہ بنتا ہے۔ حضرت الحرث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا۔ یہاں حضرت کا لفظ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے لکھ لیا ہے ورنہ حدیث کے الفاظ میں حضرت کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ حضرت کا لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال فرمایا ہو۔ آپؐ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پس ترجمہ کرنے والے احتیاط کیا کریں کہ جب حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں تو جو لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال نہیں فرمایا اور پڑھنے میں وہ اچھا بھی نہیں لگتا کہ رسول اللہ ﷺ زکریا کا ذکر فرما رہے ہوں یا یحییٰ کا اور حضرت کر کے مخاطب کر رہے ہوں تو اتنا ہی رہنے دیں جتنا حدیث کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جو پانچ باتیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اذن کے طور پر بتائیں دراصل وہی پانچ باتیں ہیں، جو تمام انبیاء کو بتائی جاتی ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی حکمت کے پیش نظر ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے اور اسی تعلق میں اس آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ کی تشریح فرمائی ہے۔ میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مطلب ہے وہی پانچ باتیں، جو ان کو کہی گئی تھیں یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہیں ان کی طرح پانچ ہی باتوں کا حکم دیتا ہوں اور ضروری نہیں کہ وہی پانچ باتیں ہوں یہ بات ترجمے میں دونوں طرح بیان کی جا سکتی ہے اس لئے دونوں امکانات کھلے رہنے چاہئیں۔

اول جماعت کے ساتھ رہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا جماعت کے ساتھ رہو۔ امام وقت کی باتیں سنو۔ اب یہ امام وقت کی باتیں سنو ہمارے احمدی مترجمین نے اپنی طرف سے داخل کر لی ہے حالانکہ میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ احادیث کے ترجمے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس سے استنباط کرنے کا ہر ایک کو حق ہے کہ امام وقت کا استنباط ہو سکتا ہے لیکن جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں فرمائی وہ تشریح کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں، اب میں اصل الفاظ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ۔ اور میں بھی تمہیں پانچ باتیں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

بِالْجَمَاعَةِ، صرف یہ لفظ ہیں کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو وَالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ اور سنو اور اطاعت کرو۔ یہ دین بنا دو اپنا کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو اور سنو اور اطاعت کرو وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔ پس وہ شخص جو جماعت سے نکل گیا قِيْدَ شِبْرٍ ایک بالشت بھر بھی خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ اس نے اسلام کا کالر جو گلے پہ باندھا ہوا تھا جس کے ذریعے وہ اسلام سے بندھا ہوا تھا، یہاں اعتصام کا لفظ ذہن میں رکھیں تو پھر یہ ترجمہ واضح ہو جاتا ہے، اسلام تو اس کے گلے پر اس طرح ہے جیسے کسی کو جکڑا گیا ہو اس میں، وہ اس سے ہٹ کے باہر نہ جا سکتا ہو یہ اعتصام ہے۔ پس فرمایا کہ اس چکر کو جو گلے میں ہے اس کو ملحوظ رکھے رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ وَمَا دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ۔ یعنی جو لفظ تھا اس کا ترجمہ ہے کڑا۔ گویا اسلام کا کڑا اس نے اپنی گردن سے اتار دیا۔ اگر وہ ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا تو اس نے اس کڑے کو اتار پھینکا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو۔ یہاں 'نظام جماعت' کا لفظ نہیں ہے۔ جماعت میں شامل ہو۔ سوائے اس کے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزے بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہلو سے نمازوں اور روزوں کی ادائیگی اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا خدا تعالیٰ کے نزدیک کافی نہیں ہے۔ جب بھی وہ شخص جماعت سے الگ ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قائم کردہ نظام سے الگ ہوا تو اس کی نیکیوں کی کوئی بھی حیثیت خدا کے نزدیک نہیں رہے گی، کوئی بھی قدر نہیں رہے گی۔ ایک اور حدیث میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی نیکیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ یہ تمہاری نیکیاں بھی اور تم بھی جہنم کا ایندھن ہو۔

تو وہ نیکی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے چمٹے رہنے میں ہے وہ آج بھی ممکن ہے اگر آپ کے قائم کردہ نظام جماعت سے چمٹ جاؤ۔ اب یہاں لفظ نظام تو میرا ہے مگر حدیث سے بالکل واضح ہے کہ جماعت سے چمٹنے کا مطلب نظامِ جماعت سے چمٹنا ہے۔ اگر اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تو پھر تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اس صورت میں یہ مراد نہیں ہے کہ پھر نمازوں کی ضرورت نہیں، روزوں کی ضرورت نہیں، نیکیوں کی ضرورت نہیں۔ مراد ہے یہ چیزیں تب کام آئیں گی۔ اگر جماعت کو چھوڑ دیا تو یہ چیزیں جہنم کا ایندھن کہلائیں گی۔ اگر جماعت کو پکڑے رکھو گے تو پھر تمہاری نمازوں میں جان آئے گی، تمہاری زکوٰۃ میں جان آئے گی، تمہاری دوسری نیکیوں میں بھی جان پڑ جائے گی۔

ایک اور حدیث ہے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ یہ دار قطنی سے لی گئی ہے اور پہلی حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی تھی۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ پس جو پہلے فرائض کا ذکر گزرا ہے یہ وضاحت کی خاطر میں کر رہا ہوں کہ وہ فرائض جماعت کو چمٹنے سے ضائع نہیں ہونگے بلکہ کام آئیں گے۔ فرائض کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور ان کو پامال نہ کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا، کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے۔ پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

روزمرہ کے امور میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے شریعت میں نہیں فرمایا اور اپنے نفس پر یا ہر شخص کی استطاعت کے مطابق معاملے کو کھلا رکھا ہے۔ بعض لوگ جو زیادہ نیک ہوں اور ان کے اندر نیکی کی زیادہ استطاعت ہو وہ ایسے مواقع پر جو بھی راہ اپنے لئے تجویز کریں گے وہ بعض دوسروں کے مقابل پر زیادہ سخت راہ اور زیادہ قوی اور زیادہ سیدھا چڑھائی چڑھنے والی راہ ہو گی لیکن اس کے مقابل پر کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو نسبتاً نرم راہ اپنے لئے تجویز کریں گے کیونکہ ان کی استطاعت ہی کمزور ہے ایسی صورت میں ان کو اختیار ہے اور ان پر کوئی جرم نہیں عائد کیا جا سکتا کہ تم نے گناہ کیا ہے، تم نے قرآن کی تعلیم سے انحراف کیا ہے۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں نرمی کی خاطر، رحم کرتے ہوئے کھلی چھوڑ دی ہیں تاکہ ہر شخص

اپنی استطاعت کے مطابق ان میں سے ایک راہ تجویز کرلے جو اس کے مزاج کے مطابق ہو، اس کی استطاعت کے مطابق ہو اور اس پر پھر اللہ کی طرف سے کوئی حرف نہیں ہوگا۔

اب ایک اور حدیث اسی تعلق میں میں بیان کرنی چاہتا ہوں۔ وہ صحیح بخاری **کتاب الاعتصام** سے لی گئی ہے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ حضرت ابو بردہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا میری اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میں نے دشمن کا لشکر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح رنگ میں تم کو ڈرانے کے لئے آیا ہوں۔ پس تم اپنے تئیں بچاؤ۔ تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دیئے۔ اب یہ ایسا ہی قصہ ہے جیسے حضرت لوطؑ کا معاملہ تھا۔ آپ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ کچھ لوگ تھے جنہوں نے بات مانی اور رات ہی رات وہ اپنی بستی سے روانہ ہوگئے اور باقی سب قوم نے اس تنبیہ کو حقیر جانا، کوئی حیثیت نہ دی۔

تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دیئے۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہو۔ وہ اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہے۔ آخر صبح سویرے دشمن کا لشکر ان پر آپڑا، ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب دشمن کے لشکر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں تو یہ بنے گا کہ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی تھی کہ ایک میں لشکر دیکھ رہا ہوں اور وہ لشکر لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ الٰہی فوج تھی، فرشتوں کا لشکر تھا جس کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ملتا ہے۔ پس جب بھی دشمن تباہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس لشکر کو دیکھا تھا وہی لشکر اترا ہے اور وہ فرشتوں کا لشکر تھا ورنہ مسلمان صحابہ میں جو آپ کی معیت میں لڑ رہے تھے ان میں یہ حیثیت ہی کہاں تھی بے چاروں میں، یہ طاقت کہاں تھی کہ بڑے طاقتور دشمن کو زیر کر دیں جن کے مقابل پر وہ کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس لشکر کی بات کر رہے ہیں وہ دراصل فرشتوں کا لشکر ہے جس کے وعدے قرآن کریم میں بار بار دیئے گئے ہیں اور وہی خدا تعالیٰ کے منشاء کو دنیا میں جاری کرتے ہیں۔ لوطؑ کی قوم میں بھی اسی قسم کا معاملہ ہوا تھا۔ وہ فرشتے عذاب دینے کے لئے آئے مگر انہوں نے عذاب کے لئے دوسرا رنگ اختیار کیا، پتھراؤ کیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عذاب دینے کا ایک اور رنگ اختیار فرمایا گیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ضرور سچا کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ تنبیہ دینے والے گزر جائیں اور ان کی باتوں کو کلیۃً قوم نظر انداز کر دے اور پھر الٰہی لشکروں کے ذریعے یا جن لشکروں کے ذریعہ سزا دینا خدا کو منظور ہو ان کے ذریعہ ان کو سزا نہ دی جائے۔

پس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت کی اور اس کی جو میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت نہ کی اور جو حکم لے کر آیا ہوں اس کو جھٹلایا ان کی بھی اسی کے اندر مثال ہے۔ پس بارہا ہم جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والوں کو یہ تنبیہ کر چکے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان کو وہ خدا کے فرشتے دکھائی نہیں دے رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھائی دیئے اور ہمیں دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا وہ فرشتے اس دفعہ کچھ اور سلوک کریں۔ پہلے تو اللہ کی ہدایت کو مانتے ہوئے جب اس کی طرف سے یہ حکم آجائے کہ اب تم ان مخالفوں کی قوم کو ملیامیٹ کر دو، وہ رکے رہیں یہ ہو نہیں سکتا، لازماً اب بھی وہی فرشتے اسی حکم کی اطاعت کریں گے جو حکم اللہ کی طرف سے ان کو دیا جائے گا۔ وہ جو بھی ہوگا یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا مگر میں تو تنبیہ کے بعد تنبیہ کرتے ہوئے قوم کو جگانا چاہتا ہوں وہ اپنی طاقت کے نشے میں کلیۃً غافل ہو چکے ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم جو اتنے طاقتور ہیں ہم پر بھی خدا کی پکڑ آسکتی ہے۔ یہی حال دنیا کی دوسری بڑی طاقتوں کا ہے، امریکہ کو دیکھو، یہود کو دیکھو، ان کو جو غلبے نصیب ہوئے ہیں دنیا میں وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے غلبوں کو توڑ سکتا ہے اور لازماً اس نے توڑنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمیں وہ دن دکھائے گا یا اس سے پہلے ہمیں واپس بلا لے گا مگر یہ بات قطعیت کے ساتھ قابل یقین ہے یعنی یقین کریں اس امر پر ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شک نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ انذار کے وعدے ان خدا بننے والوں کے خلاف بھی ضرور پورے ہونگے۔ ناممکن ہے کہ یہ وعدے پورے نہ ہوں۔ کیسے ہونگے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم ان کو دیکھیں یا دیکھنے سے پہلے خدا تعالیٰ ہمیں واپس بلا لے یہ اس کی مرضی ہے ہر طرح سے ہم راضی ہیں مگر یہ وعدے تو ٹل نہیں سکتے۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو ان وعدوں کو ٹال سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو ایک اور آیت کے حوالے سے پیش فرمایا ہے جو ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي، اللہ نے فرض کر لیا، لکھ رکھا ہے اپنے اوپر کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ اس تحدی کے بعد کون سوچ سکتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول غالب نہ آئیں۔ اگر ذرا بھی کسی

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

کے دل میں وہم ہو کہ یہ بات ٹل سکتی ہے تو اس کا ایمان ٹل گیا اور اس کے ایمان کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ یہ بات نہیں ٹل سکتی یہ خدا کا فرمان ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي فرماتے ہیں: "یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا۔ اس کا وعدہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي (المجادلہ آیت ۲۲) بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں"۔

اسی وقت پورا ہوتا ہے جب مخالفت کریں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جب مخالفت نہ کریں تو پورا نہیں ہوتا۔ مراد یہ ہے اس وقت لوگوں کو پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے، روز روشن کی طرح پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے ورنہ یہ وعدہ تو بہر حال پورا ہوتا ہے۔ اگر مخالفت چھوڑ دیں گے تو ویسے ہی غالب آجائے گا خدا کا رسول، مخالفت کریں گے تو ان کو نامراد کر دیا جائے گا، ان کی مخالفتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی اور پھر بھی خدا کا وعدہ پورا ہوگا۔ یہ مراد ہے کہ اس وقت لوگ پھر دیکھ لیتے ہیں کہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ "اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔ فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔ اور یہ مخالفت خدا کے پاک لوگوں کی تائید میں گولہ بن جایا کرتی ہے کیونکہ فرمایا "فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔

اب آپ دیکھ لیں اسلامی دنیا میں کیسے کیسے فریب خدا کے نام پر چلائے جا رہے ہیں۔ ایسے لوگ اٹھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ ساری طاقتیں ہیں کہ ایک پھونک سے تمہاری کائنات ہی بدل سکتے ہیں۔ قبروں کے پجاری لوگوں کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اس قبر کے پجاری بن کر ہم نے یہ کچھ پایا ہے اور یہ تمہیں بھی دے سکتے ہیں۔ اتنے حیرت انگیز واضح طور پر جھوٹے اور لچر دعوے ہیں کہ کوئی معقول انسان ایک لحہ کے لئے بھی ان کو قبول نہیں کر سکتا مگر وہ لوگ جو خدا کے انبیاء کی مخالفت کرتے ہیں ان کی عقل ماری جاتی ہے، عقل ماری جاتی ہے خود غرضی کی وجہ سے اور انا کی وجہ سے۔ ان کا مذہب سوائے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ پس جب دنیا کے اسباب سے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے تو ان جھوٹے پیروں فقیروں کی طرف، ان قبروں کے مجاوروں کی طرف دوڑتے ہیں اور کہتے ہیں شاید ان کے ذریعے ہمارے پلے مرادیں آجائیں یا ہماری مرادیں ہمارے پلے میں ڈال دی جائیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ خدا کے برگزیدوں کی مخالفت کے بعد انہوں نے اپنی بھلائی کے سارے رستے منقطع کر لئے ہوتے ہیں اور مخالفت اسی کی کرتے ہیں جو خدا کا برگزیدہ ہو۔ جو برگزیدہ نہ ہو اس کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ اس کی جوتیاں اٹھاتے، اس کے قدم چاٹتے ہیں کہ کسی طرح ان کی منہ مانگی مرادیں پوری ہو جائیں۔

"سچے کے ساتھ ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں"۔ فرمایا سچے کے ساتھ طوفان آتے ہیں۔ ان طوفانوں سے گزر کر، ان طوفانوں کے سارے مصائب اور تھپیڑے برداشت کرتے ہوئے ان سے نکل کر جو سچوں کے پاس پہنچیں انہی کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، انہی کو خدا ملا کرتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اے جماعت اس بات سے گھبرانا نہیں، تمہاری خاطر خدا تعالیٰ نے یہ نظام بنایا ہے تاکہ تم میں سے پاک اور صاف اور ستھرے الگ ہو جائیں اور جھوٹے اور دنیادار اور دنیا پرست اور انانیت کے پجاری تم سے بالکل جدا ہو جائیں۔ یہ مقصد ہے اس حکمت عملی کا کہ سچوں کی مخالفت بھی ہو اور اس مخالفت میں سے گزرتے ہوئے سچوں کے قدموں تک انسان پہنچے۔

فرماتے ہیں "یہ سب امور مخالفت وغیرہ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندے کا صبر دیکھتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جس کو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسے بہادر ہیں کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلے پر ایک دنیا دشمن ہوتی ہے پھر بھی یہ غالب آتے ہیں"۔ مثال دے رہے ہیں کہ ایک جھوٹا تحصیلدار جس کو وقت کی حکومت نے تحصیلدار مقرر نہ کیا ہو اگر ایک گاؤں میں چلا جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی یہ کہہ دے کہ مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے"۔ کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دے کہ مجھے شک ہے یہ تحصیلدار نہیں ہے۔ "تو آخر کار وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا"۔ کیونکہ یہ بات عام ہو جائے گی اس کے دل کا چور بتائے گا کہ ہو سکتا ہے تم پکڑے جاؤ اس لئے یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔

"وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا کہ میرا پول کھل جائے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں"۔ یعنی ایسا جھوٹا تحصیلدار جانتا ہے کہ میں چور ہوں۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی"۔ خدا کے بندے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا نے مقرر فرمایا ہے ان کی سچائی کا نشان ان کی استقامت میں ہے۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آجاتے ہیں"۔ یعنی اتنی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنی مخالفت کے بعد جس شخص کو اپنے موقف پر قائم نہیں رہنا چاہئے اور جو کچھ دعاوی کئے ہیں ان سے توبہ کر لینی چاہئے ان معنوں میں تنگ آجاتے ہیں کہ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے یہ باز ہی نہیں آتا کسی قیمت پر اپنا موقف تبدیل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہر قسم کے مصائب، ہر قسم کی مشکلات میں سے یہ بھی گزر رہا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گزار رہا ہے ان معنوں میں تنگ آجاتے ہیں اور آخر کار بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ **"سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جائے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائے گی"۔**

پس جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے ثابت قدم رہو، ہر قسم کی مخالفت کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے طور پر جو تقدیر تمہیں اونچا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے قبول کرو۔ اور ہرگز ذرہ بھی بزدلی نہ دکھاؤ۔ قائم رہو، قائم رہو، قائم رہو یہاں تک کہ دشمن تنگ آجائے، بیزار ہوجائے۔ وہ کہے کن لوگوں سے پالا پڑا ہے ہر کوشش کر دیکھی ہر کوشش

کو اُن لوگوں نے نامراد کر دکھایا ہے۔ اس وقت پھر دنیا بول اٹھتی ہے کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ سچوں کی استقامت کو گرد و غبار سے ڈھانکا نہیں جا سکتا، بالآخر یہ نور وہ ہے جو ظاہر ہو گا۔

اس کے لئے کچھ گریہ وزاری بھی کرنی پڑتی ہے، عاجزی اور انکساری سے خدا کے حضور جھکنا پڑتا ہے اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نصائح میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا" **خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔** جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے"۔

اب یہاں "نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے" یہ مراد نہیں ہے کہ ذاتی خواہش کو اس کے حضور پیش نہ کرے۔ **نفسانی خواہش اور ذاتی خواہش میں فرق ہے** ۔ نفسانی خواہش میں انسان اپنے نفس سے مغلوب ہو کر بعض خواہشات کرتا ہے جو حرص و ہوا کی خواہشات ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ قدر کی نظر سے نہیں دیکھتا ایسا دعا کرنے والا مستجاب الدعوات نہیں ہو سکتا، اس کی دعائیں مقبول نہیں ہونگی۔ پس وہ شخص جس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ بات بھی قطعی ہے کہ جو اس نے مانگا ہے خواہ جوتی کا تسمہ بھی مانگا ہو، نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں ایک ذاتی ضرورت کی وجہ سے، ایک بندے کی حیثیت سے جو عاجز بشر ہے وہ خدا سے ہی مانگے گا اور کس سے مانگے گا مگر نفسانی خواہش کے مطابق نہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس کی مرادیں ضرور پوری کی جاتی ہیں اور جس کی دعائیں اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔

فرماتے ہیں "اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے"۔ یہ نہیں کہ اس کی مشکلات نہیں ہیں لیکن مشکلات پڑتی ہیں ان مشکلات سے نکلنے کی راہیں اس کو دکھائی جاتی ہیں اور اس پر آسان کر دی جاتی ہیں۔ "جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے "وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجاً وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ"۔ (الطّلاق: ۳،۴) ۔ اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں"۔ یہ جو پہلا فقرہ ہے روٹی وغیرہ نہیں اس کا یہ مطلب نہ سمجھیں کہ ایسے شخص کو دنیاوی رزق نہیں ملتا۔ مراد یہ ہے کہ اول مراد وہ رزق ہے جو اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ اس میں علوم کا رزق، ذہن کی روشنی کا رزق، دل کے کشادہ ہونے کا رزق جو خدا کے نور کی خاطر کشادہ کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ سما سکے۔ یہ سارے رزق اس سے ملتے ہیں جن کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے پیچھے دنیاوی رزق بھی اس کو ملتا ہے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری عبارت پڑھنے سے کھل جاتی ہے۔

"بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا"۔ "مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْراً یَّرَهٗ" (سورۃ الزلزال آیت ۸)۔ ایک ادنیٰ سا ذرہ بھی نیکی کا کرو گے تو اسے دیکھ لو گے۔ جو بھی نیکی کا ایک چھوٹا سا ذرہ بھی بجا لاتا ہے یَرَہٗ اس کا نیک اثر، اس کا نتیجہ وہ ضرور دیکھ لے گا۔ اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔

اب یہاں ایک اشتباہ ہے جو دور ہو جانا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واضح کھلی کھلی تعلیمات کے خلاف نتیجہ نکل سکتا ہے، جو نتیجہ نکالنا کسی دیانتدار انسان کے لئے جائز نہیں ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تحریریں پڑھی ہوں وہ کبھی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس تحریر کا یہ مطلب ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں ہے کہ جو لوگ ان کی قبروں کی عزت کر رہے ہیں، جو ان کی قبروں کے پجاری بنے ہوئے ہیں، جو ان کی مٹی سے بھی فیض حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ جائز کام کر رہے ہیں اور ان کی بڑائی ان کے ان کاموں کے جواز کا ثبوت ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ان کی بڑائی اپنی جگہ، اگر وہ بڑائی نہ ہوتی تو لوگ اس کثرت کے ساتھ ان کی طرف مائل نہ ہوتے صرف یہ نتیجہ نکلا ہے۔ جس رنگ میں وہ مائل ہو رہے ہیں وہ خود دنیا دار ہیں اور دنیاداری کے طریق پر ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں جو ہرگز جائز نہیں ہے۔ تو مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر کو باقی تحریروں سے جدا کر کے اس طرح پڑھنا نہیں چاہئے کہ بنیادی بات سمجھنے کی بجائے غلط نتائج نکال لیں اور قرآن اور حدیث کی تعلیمات کے خلاف نتائج اخذ کریں۔

"مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔ خدا تعالیٰ سے تعلق سچا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو اس طرف مائل کر دیا اور وہ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں مگر ان کے عزت کرنے کے طریق کیا ہیں یہ الگ بات ہے کہ وہ جائز طور پر وہ عزت کرتے ہیں یا ناجائز طور پر، دینی مقاصد کی خاطر یہ عزت کرتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دینی مقاصد کی خاطر بھی عزت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کی مٹی کو بھی لوگ پیار سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ جو سچے ہیں ان کے ذہن میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اس مٹی تلے دبا ہوا انسان خدائی طاقتیں رکھتا ہے اور ہمیں کچھ دے سکتا ہے۔ وہ عزت کرتے ہیں اس لئے کہ یہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔ پس اس کی مٹی سے بھی اللہ کی محبت کی خوشبو آتی ہے وہ ندا اٹھتی ہے جو اس کے دل سے اٹھا کرتی تھی۔ پس دیکھیں مٹی کی عزت کرنے میں کتنا فرق ہے۔ پس اگر اس پہلو سے اس تحریر کو سمجھیں تو بالکل جائز اور سو فیصدی درست ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی قبروں کی مٹی کی بھی عزت کی جاتی ہے، ان سے پیار کیا جاتا ہے۔ یہ وجہ نہیں کہ مٹی ان کو کچھ دے گی بلکہ اس لئے کہ وہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔

فرماتے ہیں: "**خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آ جاتے ہیں** جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ اب یہاں دیکھیں نا "بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ کوئی یہ سمجھے گا کہ پہلے بزرگ نہیں ہوتا اب بزرگ بنتا ہے حالانکہ یہ سارا سلسلہ گواہ ہے کہ بزرگ تھا تو یہ باتیں اس نے کی تھیں۔ پس اس کا مطلب پھر کیا ہوا 'وہ بڑا بزرگ بن جاتا ہے' اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سنئے۔

"توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے"۔ یہاں یہ مراد نہیں ہے جو اس بندے کی طرف قدم بڑھاتا ہے بلکہ جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے چونکہ وہ بزرگ ہے اس لئے جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے وہ خدا کی بزرگی کے معنوں میں بزرگ ہو جاتا ہے "حتّٰی کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے"۔ یہ خلیفۃ اللہ کا مضمون ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ تمام وہ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمین میں خلیفہ بنایا ان کے اندر یہ قدر مشترک تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر خدائے بزرگ و بالا کی طرف بڑھے اور چونکہ خدا بزرگ تھا اس کی خاطر انہوں نے دنیا کو ترک کر دیا اس لئے اللہ نے ان کو اپنا لیا اور اپنی بزرگی سے حصہ دیا اور یہی وہ بزرگی ہے جس کی باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔

فرمایا "اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ"۔ کیا مراد ہے؟۔ قادیان میں جو بیعت کرنے کی غرض سے آتے تھے، جو نئے احمدی ہوتے تھے، ان سے خطاب فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ نہ ہو کہ توبہ کرو اور اس توبہ کو یہیں پیچھے چھوڑ جاؤ۔ یہ جو توبہ کی ہے یہ تو اب زندگی بھر ساتھ دے گی اور ساتھ دے گی تو توبہ ہو گی ورنہ توبہ نہیں ہے۔ "بلکہ اسے امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو"۔ اب یہ تمہارے پاس امانت ہو گئی ہے۔ "توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے وَاصْنَعِ الْفُلْكَ یعنی کشتی بنا اور پھر یہ بھی فرمایا ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ" کہ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہی ہیں جو اللہ کی بیعت کرتے ہیں یعنی اللہ نے جو حکم دیئے ہیں تیری بیعت کے بعد ان حکموں کے سوا تو کوئی اور حکم نہیں دیتا۔ بعینہ وہی حکم دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ دینا چاہتا ہے۔ ان معنوں میں یَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

یہ وہ آیت ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی اور بعض دشمنوں نے جن میں بہائی بھی شامل ہیں اس کا ایک غلط نتیجہ نکالنے کی کوشش کی اور عیسائی بھی اسی پر اعتراض کرتے ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے حالانکہ وضاحت موجود ہے۔ اس لئے اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے کہ بیعت اللہ کی خاطر کرتے ہو، محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی خاطر کرتے ہو اور اس طرح اس بیعت کو چمٹ جاتے ہو جیسے کہ اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر رکھا ہوا ہو۔ یہی ترجمہ ہے جو ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اطلاق پاتا ہے کیونکہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کے تمام حق ادا کئے اور اسی وجہ سے آپ اس قابل ٹھہرے کہ کہ اللہ کی نظر میں آپ کا ہاتھ بھی محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی طرح خدا کے ہاتھ کی نمائندگی کرے۔

پس فرمایا "جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

کا مطیع سمجھا جاتا ہے"۔ اب دیکھیں یہ ساری باتوں کی وضاحت اس میں موجود ہے اس کے باوجود بعض دشمن جو ہرزہ سرائی کرنا چاہیں یہ ان کی مرضی ہے۔ وہ آپ ہی اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ فرماتے ہیں "پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"۔

اب یہ ایک پیشگوئی تھی جس کو لفظاً لفظاً جماعت عالمگیر نے اپنے حق میں پورا ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جن لوگوں نے اخلاص سے بیعت کی تھی ان کی اولادوں کا تتبع کر کے دیکھیں کہ کہاں کہاں پہنچیں اور خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی شانیں ان کو عطا کیں۔ روحانی شانیں جنہوں نے حاصل کیں انہوں نے تو اصلیت کو پالیا مگر جن کو روحانی شانیں نصیب نہ ہو سکیں دنیا میں بھی خدا نے کمی نہ ہونے دی، بہت کچھ دیا اتنا کہ حیران رہ گئے۔ ایک چھوٹا سا زمیندار جو سبزیاں کاشت کرتا تھا باغ ٹھیکے پر لیتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو باگاں والے کہا، یہ باغوں والا ہے اور باغ و بہار والا بن گیا اور اللہ کے فضل سے اس کی اولاد سب دنیا میں پھیلی اور ان میں بہت ہیں جو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے جو ان کے دادا یا باپ دادا پر تھی خدا تعالیٰ کے نعمت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعتصام کر لیا ہے اللہ کے ساتھ اور کچھ ایسے ہیں جن کو توفیق نہیں ملی مگر وہ نعمتیں ان کے ساتھ پھر بھی چمٹی ہوئی ہیں اور دنیا کی فضیلتوں کے لحاظ سے ظاہر کر رہی ہیں، گواہی دے رہی ہیں کہ ان کے باپ دادا سچے تھے اور سچے کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔

پس **"سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"**۔ رحمت کے جو مفہوم بھی آپ لیں وہ گھر ضرور بھرتے ہیں اس سے۔ "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ اب یہ ایک فرق کرنے والا مضمون ہے جو خدا کے سچوں کو دوسروں سے جدا کر دیتا ہے۔ دوسرے لازماً اسباب کے محتاج ہوتے ہیں اسباب کے بغیر ان کے لئے کوئی کام نہیں چلتے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسباب اختیار کرنے کے باوجود بھی بہت کام نہیں چل رہے، دھکے کھاتے پھرتے ہیں اسباب کی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں مگر اسباب اختیار کرنے کے باوجود، بظاہر ان کا حق ادا کرنے کے باوجود بھی ان کے کام نہیں بنتے۔ مگر خدا کے وہ سچے ہیں جن کے ہاں اسباب کی کوئی محتاجی نہیں ہوتی اور جب اسباب نہ ہوں تو بسا اوقات ان کے دل میں اللہ تعالیٰ دعا کی ایسی پرزور تحریک ڈالتا ہے کہ اس تحریک کے ساتھ ہی وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہماری دعا مقبول ہو گئی ہے اور دیکھنے والے بھی پھر اپنے حق میں ان دعاؤں کو مقبول ہوتا دیکھتے ہیں اور حیرت انگیز دعا کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔

پس فرمایا: "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو"۔ اسی نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ کیسے مجبور ہو سکتا ہے کہ اسباب کا محتاج ہو اپنے پیاروں کے کام بنانا چاہے تو بغیر اسباب کے بھی بناتا ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ یہ الفاظ مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں "اور کبھی اسباب پیدا کر کے"۔ اس کو یوں پڑھیں گے یعنی یہ ایک فقرہ ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے"۔ یعنی جن اسباب کا پیدا کرنا ان کی طاقت میں نہیں تھا وہ اسباب ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے اور ان کے نتیجے میں پھر ان اسباب کو برکت ملتی ہے اور وہ پھلدار بن جاتے ہیں۔

فرمایا "اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے"۔ "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو دنیا میں ہر جگہ دکھائی دیتی ہے۔ بہت لوگ ہیں جن کی محنتوں کی وجہ سے انہوں نے یہی سمجھا کہ محض محنتوں کی وجہ سے ان کے کاروبار کو پھل لگے اور بکثرت پھل لگے۔ بہت ان کو برکتیں ملیں لیکن جب ان کے کام بگڑ گئے، جب خدا نے چاہا کہ مزید نہ چلیں، جب خدا نے سمجھا کہ یہ اپنے اوپر زیادہ انحصار کرنے لگ گئے ہیں تو "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ کچھ پیش نہیں جاتی، کچھ بھی عقل کام نہیں کرتی، ہر ذریعہ اختیار کر لیتے ہیں لیکن سارے بے ثمر ذریعے رہتے ہیں ان ذرائع کو کوئی بھی پھل نہیں لگتا۔

ابھی کل ہی کی ڈاک میں ایک غیر احمدی دوست کا خط ملا ہے مالی امداد کے لئے نہیں بلکہ دعا کی خاطر۔ اس نے لکھا کہ میں نے ایک زمانے میں اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بہت عمدگی کے ساتھ محنت کی، تجارت کو بہت برکت ملی، میں کروڑ پتی ہو گیا اور کچھ عرصے سے میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے سارے کام بگڑ گئے یہاں تک کہ بیوی کا زیور بیچ کر میں نے تجارت میں لگا دیا وہ بھی ڈوب گیا اب کوئی گھر کا سرمایہ باقی نہیں رہا۔ میں نے ایک احمدی سے سنا ہے، یعنی وہ غیر احمدی لکھتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اور آپ سے میں صرف یہ درخواست کرتا ہوں کسی مالی امداد کا مطالبہ نہیں کرتا کہ میرے لئے دعا کریں کہ جس نے۔ بنے بنائے توڑے ہیں وہ توڑے ہوئے پھر بنا دے۔ تو میں نے بھی اس کے لئے دعا کی اور آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کیونکہ وہ محض اللہ کی خاطر جھکا ہے اور اس نے امید ظاہر کی ہے کہ اب دنیا کا کوئی پیر فقیر کام نہیں آسکتا مگر اس وقت جو خدا تعالیٰ کی جماعت کا نمائندہ ہے وہی میرے کام آئے گا تو آپ سب بھی تو اس میں شامل ہیں۔ آپ بھی میری دعا کے ساتھ شامل ہو کر اس کی مدد کریں۔

چنانچہ اس کے آخر پر فرماتے ہیں "**غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو**"۔ "ہمیشہ ذکر کرو"۔ یہ ذکر انسانی دل پر غالب رہنا چاہئے، اس کے دماغ پر غالب رہنا چاہئے، سیر و تفریح ہو، کھیل کود ہو جو کچھ بھی ہو ذکر الٰہی سے دل ہمیشہ روشن رہنا چاہئے۔ فرمایا "ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ **جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے**"۔ اگر تم اس ذکر سے تھک جاؤ گے تو شیطان جو تمہارے پیچھے پیچھے بھاگ رہا ہے تمہیں پکڑنے کے لئے وہ تم پر غالب آجائے گا۔ "اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو"۔ یہ بہت ہی بنیادی اور مرکزی حقیقت ہے کہ توبہ کی ہے تو اس کو زندہ رکھو جس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد اس کو زندہ رکھنا ایک مسلسل جدوجہد کو چاہتا ہے۔ یہ تصور خیالی ہے کہ توبہ کی اور چھٹی ہو گئی۔

تو یہ آغاز ہے خدا کی راہ میں جدوجہد کرنے کا، تمام جدوجہد توبہ کے بعد شروع ہوتی ہے اور توبہ کو زندہ رکھنے کی کوشش ہی انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ جس طرح نماز کو قائم کرنے کی کوشش سے انسان کو نماز قائم کرتی ہے اسی طرح توبہ کا حال ہے۔ "توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو"۔ یعنی کوئی وقت بھی ایسا نہیں آنا چاہئے کہ توبہ سے تمہارا دل اچاٹ ہو جائے اور پھر تم دنیا کی طرف کلیۃً جھک جاؤ۔ "کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے"۔ پس توبہ کے اوپر زور مارتے رہو جب تک تم یہ روحانی ورزش کرتے رہو گے تمہارا یہ عضو بے کار نہیں ہوگا، اس میں جان پڑتی رہے گی۔ جب چھوڑ بیٹھو گے تو معطل عضو بے کار ہو جایا کرتے ہیں پھر تمہاری زندگی مفلوج ہو جائے گی خدا کی راہ میں کوئی بھی سعی نہیں کر سکو گے۔

اسی عبارت میں آگے چل کر فرمایا "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں"۔ اب ان کو اچھی طرح پلے باندھ لیں۔ نمبر ایک استغفار، نمبر دو توبہ، نمبر تین دینی علوم کی واقفیت، نمبر چار خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور نمبر پانچ پانچوں وقت کی نماز کو ادا کرنا۔ یہ پانچ باتیں ہیں جو بنیادی طور پر پہلے بھی بیان کی جاتی رہی ہیں انبیاء کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی جیسا کہ میں نے حدیث پیش کی تھی پانچ ہی باتوں کا حکم دیا ہے، یہی پانچ باتیں ہیں۔

"نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے"۔ سب دعائیں، سب تمنائیں نماز سے مل سکتی ہیں۔ "جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔ (البدر ۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)۔

اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے انشاء اللہ باقی اگلے جمعہ۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore - 560002 ☎ 6707555

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

نیچے رکھنا چاہئے۔ عاجزی کا تقاضا بھی یہی ہوتا ہے کہ انسان جب کسی محترم ہستی کے سامنے کھڑا ہو تو نظریں جھکا کر کھڑا ہو۔ یہ وہ حرکات ہیں جو عبادت کے دوران منع ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے کہ اگر تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنو اور اس وقت کھانا بھی دستر خوان پر لگ چکا ہو یا تم نے کھانا شروع کر دیا ہو تو پھر بہتر ہے کہ پہلے کھانا کھاؤ۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک نماز کی نسبت کھانے کی زیادہ اہمیت ہے۔ لیکن اگر کھانے کا خیال انسان کو عبادت کے دوران پریشان کرتا ہے اور اس کی فکر رہتی ہے تو پھر عبادت تو ضائع ہو جائے گی۔ اس لئے نماز کی اہمیت اور اسے ضائع ہونے سے بچانے کی خاطر آپ نے اجازت دی کہ پہلے کھانے سے فارغ ہوا جائے تاکہ بعد میں تسلی سے عبادت کا حق ادا ہو سکے۔

☆......☆......☆

سوال: ہاروت اور ماروت کون تھے؟ اور ان کی اصل حقیقت کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہاروت اور ماروت کے بارہ میں عام طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے دو فرشتے تھے جو لوگوں کو مختلف باتیں سکھایا کرتے تھے۔ قرآن کریم اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتا ہے کہ یہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کی بات ہے۔ حضرت سلیمانؑ کی وسیع اور طاقتور حکومت کو توڑنے کے لئے بعض مخالف سوسائٹیاں کام کر رہی تھیں جو آپ کے خلاف خفیہ سازشیں کیا کرتی تھیں۔ اور فساد پیدا کرنے کی غرض سے مختلف حیلے اور تدبیریں اختیار کرتی تھیں اور اسے وہ لوگ طلسم اور جادو وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

میرے نزدیک یہ کہنا کہ ہاروت وماروت دو فرشتے تھے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور یہ کہ حضرت سلیمانؑ بھی جادو جانتے تھے بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ ان فرشتوں کو جادو نہیں سکھاتا تھا۔ اس نے تو ان دو ملکوتی انسانوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے خلاف کی جانے والی سازشوں اور پراپیگنڈوں کے خلاف لوگوں میں تحریک پیدا کریں۔ حضرت سلیمانؑ کے مخالفین کے خلاف ان دونوں فرشتہ وصف انسانوں کی تدابیر کو خفیہ رکھنے کا حکم تھا۔ اس حد تک خفیہ کہ بیوی خاوند کو وہ راز نہیں بتائے گی اور خاوند بیوی کو اس کی خبر نہیں کرے گا۔ اس بات کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ جو کچھ وہ دونوں لوگوں کو سکھاتے تھے وہ کوئی نامناسب غیر قانونی باتیں نہیں ہوتی تھیں نہ ہی فساد پیدا کرنے کے لئے ہوتی تھیں بلکہ جو کچھ بھی وہ کہتے تھے خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی وحی کے تحت کہتے تھے۔ وہ لوگوں کو اچھی باتیں سکھاتے تھے۔ لیکن وہ لوگ ہی تھے جنہوں نے بعد میں ان اچھی باتوں کو اپنے غلط مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلیمانؑ کے اس زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ میرا ذہن اس واقعہ کے بارہ میں بالکل صاف ہے۔ وہ دراصل اُس زمانہ کے مُلّاں تھے اور اس زمانے کے علماء ہی تھے جو حضرت سلیمانؑ کے خلاف سازشیں کیا کرتے تھے اور حضرت سلیمانؑ پر یہ الزام لگاتے تھے کہ آپ نے بتوں کی پرستش شروع کر دی ہے اور مشرک ہو گئے ہیں اور یہ کہ آپ نے بت پرستوں میں شادی کر لی ہے۔ اسلئے بجائے خدا کی آواز کے بیوی کی آواز بن کر رہ گئے ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کے خلاف یہ پراپیگنڈا اور سازش اس شدت سے کی گئی کہ بائبل نے بھی حضرت سلیمانؑ کو مورد الزام ٹھہرایا۔ اور جب ہم ایسی باتیں حضرت سلیمانؑ کے متعلق پڑھتے ہیں تو کپکپی طاری ہوتی ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ حضرت سلیمانؑ کو اپنے زمانہ کا سب سے عقلمند اور صاحب بصیرت انسان کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے اور سچے اور پاکباز نبی کے طور پر پیش کر رہا ہے اور دوسری طرف بائبل یہ حال بیان کر رہی ہے کہ حضرت سلیمانؑ مکمل طور پر شیطان کے قبضہ میں تھے۔ اور اس کے اشاروں پر چلتے اور اس کی ہدایت پر سارے کام کرتے تھے اور بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ یہ وہ اہم امر ہے کہ قرآن کریم آپ پر سے ان جھوٹے الزامات کو صاف کر کے آپ کو ایک سچے اور برگزیدہ نبی کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ وہ شیطان صفت لوگ تھے جنہوں نے حضرت سلیمانؑ کے خلاف اس پروپیگنڈا کی تشہیر کی۔ اس سازش کی اصل صورت حال لوگوں کو بتانے کے لئے خدا تعالیٰ نے دو فرشتہ صفت لوگوں کے ذریعہ سے ایک سکیم چلائی۔ اگر گہری نظر سے حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ وہ دونوں (ہاروت وماروت) اصل میں حضرت سلیمانؑ کے دو تابعدار سچے خادم ہی تھے جنہوں نے پوشیدہ طور پر الٰہی حکم کے تحت لوگوں کو بتانا شروع کیا کہ ان کے مخالف کیا کارروائیاں کر رہے ہیں اور اس پراپیگنڈہ کی اصلیت کیا ہے اور اس کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔ ان مخالف جماعتوں کو پھاڑنے اور ان کی طاقت کو توڑنے کا کام ان دونوں فرشتہ صفت انسانوں کے سپرد خدا تعالیٰ نے کیا تھا۔ لیکن جو کچھ بھی منصوبہ خدا تعالیٰ نے ان دونوں کے سپرد کیا تھا اسے خفیہ رکھنے کی ہدایت تھی۔ اسی طرح جس طرح حضرت سلیمانؑ کے خلاف پر پیگنڈا بھی خفیہ طور پر چلایا گیا تھا۔

اس آیت میں لفظ سِحْر بہت سے مختلف امور کے لئے استعمال ہوا ہے جس کے ایک معنی ہیں دھوکہ دہی کی باتیں، دھوکہ اور جھوٹ۔ اسی لئے نبیوں کے دشمن اور مخالفین انہیں ساحر کہتے تھے کہ یہ دھوکہ دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے دشمن جادو استعمال کرتے تھے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ دھوکہ دہی کی باتیں کرتے تھے، جھوٹ بولتے تھے اور اپنی ان جھوٹی باتوں سے نتیجہ یہ نکالتے تھے کہ گویا حضرت سلیمانؑ نے خدا پر ایمان ترک کر دیا اور معبودان باطلہ کی پرستش شروع کر دی ہے حالانکہ خود وہی لوگ تھے جنہوں نے یہ جرم کیا تھا جیسا کہ قرآن کریم بتلاتا ہے۔ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرہ: ۱۰۳)۔ وہ فرشتہ صفت انسان جو بھی کام کرتے تھے وہ خدائی حکم اور ہدایت پر کرتے تھے جس سے کسی کو بھی نقصان پہنچانا مقصود نہ تھا۔ اس کے باوجود اگر کسی کو نقصان پہنچا تھا تو وہ ان کے اپنے کسی فعل کی بنا پر تھا ہاروت وماروت اس کے ذمہ دار نہ تھے۔ کیونکہ ان دونوں نے تو صرف وہ کچھ کیا جو خدا تعالیٰ نے انہیں کرنے کا حکم دیا تھا۔

☆......☆......☆

سوال: کیا قرآن کریم کی آیت "وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ. لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ". (الحاقۃ: ۴۵ تا ۴۸) صرف آنحضرت ﷺ کی صداقت کے ثبوت کے لئے ہے یا سب نبیوں کی صداقت کے لئے؟

حضور انور نے فرمایا: اگر یہ آیت صرف آنحضرت ﷺ کی صداقت کے لئے ہوتی تو پھر اسے بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ اگر اس نے کوئی ایسی بات کی جو ہماری مرضی کے خلاف ہو یا ہماری طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جو ہم نے نہیں کہی تو ہم اسے پکڑیں گے اور سزا دیں گے۔ اگر وہ آنحضرت ﷺ کو جھوٹا سمجھتے تھے تو پھر وہ اس دلیل کو کیسے مان سکتے تھے سوائے اس کے کہ اس دلیل کی مکمل نظیر اور مثال اس سے قبل موجود ہوتی اور نبوت کی تمام تاریخ اس پر گواہ ہوتی کہ وہ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ خدا کے نبی ہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی والہام ہوتا ہے اگر وہ جھوٹے ہوتے تو خدا تعالیٰ کبھی بھی انہیں کامیاب نہ کرتا، ضرور انہیں سزا دیتا اور قطع وتین کرتا۔ اگر یہ تاریخ اور نظیر اس سے پہلے انبیاء میں موجود نہ ہوتی تو پھر یہ آنحضرت ﷺ کے حق میں دلیل کیسے بن سکتی تھی۔ مخالفین کہہ سکتے تھے کہ ہم یہ دلیل کیوں مانیں۔ ہم نے اس سے پہلے نبیوں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا۔ لوگ خدا کے متعلق جھوٹ بولتے ہیں اور بولتے چلے جاتے ہیں انہیں کچھ بھی نہیں ہوتا تو پھر تمہارے ساتھ ایسا کیوں ہو۔ اسلئے یہ تو کوئی دلیل نہ ہوئی۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ اسے ٹھوس دلیل کے طور پر مانا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس مستقل سنت اور سلوک کا پہلے سے ہونا ضروری تھا۔

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ آیت ہر ایک پر اطلاق نہیں پاتی کیونکہ اگر ایک شخص خدا تعالیٰ کے متعلق دروغ گوئی سے کام لیتا ہے لیکن وہ مامور من اللہ نہیں ہے، خدا کا نبی نہیں ہے اور نہ ہی خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے جیسے کہ بعض پاگل اور بیوقوف لوگ۔ خدا تعالیٰ کے متعلق اس طرح کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی ذرّہ بھی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ پھر اس میں کیا Logic ہے۔ Logic یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی اتھارٹی کا نام لے کر کوئی پیغام دیتا ہے جبکہ وہ پیغام اس اتھارٹی کی طرف سے نہیں ہے، جب اس اتھارٹی کے علم میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ تمہارے نام پر کسی نے غلط پیغام دیا ہے تو پھر اس اتھارٹی کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ اسے سزا نہ دے۔ اس آیت میں مذکور وجود کا تو اس عظیم اتھارٹی سے تعلق ہے جس کے نام سے آنحضرت ﷺ خود دعویٰ فرما رہے ہیں کہ "اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا"۔ (الاعراف: ۱۵۹) یہ تھی اتھارٹی۔ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے حوالہ سے بات کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تمام دنیا کے لئے پیغامبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور وہ رسول خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار خبریں اور پیغام دے رہا ہے۔ اگر وہ رسول کوئی معمولی سی بات بھی ایسی کہتا ہے جو کہ اسے خدا تعالیٰ نے نہیں کہی تھی تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتا اور ضرور پکڑا جاتا۔

اس آیت کا دوسرا حصہ "فَمَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ" بہت زبردست ہے۔ اس میں بتلایا گیا ہے کہ جھوٹے مدعیان کو لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔ اور لوگ اس جھوٹے مدعی کی مدد اور حفاظت کے لئے اس مدعی اور خدا تعالیٰ کے درمیان روک بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ سچے نبیوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ کیا اپنے اور کیا پرائے سب کے سب اس کی مخالفت میں اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس سچے رسول کو ہلاک اور برباد کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

یہاں ایک لطیف حکمت بیان کی گئی ہے کہ کوئی بھی سچا نبی لوگوں کے ذریعہ سے مدد نہیں دیا جاتا بلکہ اس کی تمام تر مدد کا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے جبکہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کے پیچھے ایک پارٹی ہوتی ہے جیسے کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جھوٹوں کی ایک جماعت تھی۔ ایسے تمام جھوٹے مدعیان کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں ان کی پشت پناہی لوگوں کی ایک جماعت کر رہی ہوتی ہے۔ وہ کبھی بھی تن تنہا لوگوں کے سامنے دعویٰ لے کر نہیں نکلتے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر یہ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ انہیں جھوٹے مدعیان میں سے ہوتا تو پھر لوگوں کی اس کے ساتھ معاونت اور مدد بالکل بے مقصد اور لایعنی ہوتی اور پھر اگر میں اسے ہلاک کرنا چاہتا تو ایسی صورت میں اس کے معاونین و مددگاروں میں یہ طاقت نہ ہوتی کہ وہ اسے بچانے کے لئے اس کے اور میری ہلاکت کے درمیان روک بن سکتے۔

آنحضرت ﷺ کا معاملہ تو اسکے بالکل برعکس تھا۔ تمام قریش یہاں تک کہ آپ کا اپنا قبیلہ بھی آپ کی مخالفت میں آپ کو ناکام کرنے کی خاطر اکٹھے ہو گئے۔ کتنی عجیب بات ہے یہاں تک کہ ابو طالب نے بھی آپ کی مدد اور حفاظت سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ اب تم میری حفاظت میں نہیں ہو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تو کبھی بھی تمہاری حفاظت

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اعلان نکاح

1:- خاکسار کے بیٹے عزیزم طارق احمد سلمہ' کا نکاح عزیزہ مہ جبین صاحبہ بنت مکرم محمد نعیم صاحب مرحوم آف فیض آباد یوپی کے ساتھ مبلغ-/2100 (اکیس ہزار) روپے حق مہر پر مکرم محمد انور احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور نے مورخہ 99-2-17 کو پڑھا۔
اگلے دن رخصتانہ عمل میں آیا۔ رشتہ کے ہر جہت سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اعانت- ۵۰ - محمد وسیم احمد جمشید پور بہار)

2:- مکرم مولوی محمد انور احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشید پور نے مورخہ 99-2-25 کو خاکسار کے بیٹے عزیزم افضال احمد سلمہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ، بنت مکرم شیخ محبوب علی صاحب جمشید پور کے ساتھ مبلغ-/۱۸۱۰۱ (اٹھارہ ہزار ایکصد ایک) روپیہ حق مہر پر پڑھا اُسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ رشتہ کے ہر جہت سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اعانت بدر-/۵۰ - بشیر احمد جمشید پور بہار)

3:- مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے مورخہ 99-1-24 بمقام مسجد احمدیہ محمود آباد کیرنگ خاکسار کے بیٹے عزیزم سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ کا نکاح عزیزہ خدیجہ خاتون صاحبہ بنت مکرم راشد علی احمد صاحب آف کیرنگ کے ہمراہ مبلغ-/15101 (پندرہ ہزار ایکصد ایک) روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور اُسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر جہت سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(اعانت بدر-۵۰- سید عقیل احمد جمشید پور بہار)

تصحیح

بدر مجریہ ۱۱/۴ فروری ۹۹ء کے صفحہ ۷ اپر مکرمہ شریف النساء صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم کی دعائے مغفرت شائع ہوئی ہے۔ جسمیں لکھا تھا کہ مرحومہ ۴۸ء میں اپنے خاوند کے ساتھ قادیان کی آبادی کے سلسلہ میں قادیان تشریف لائیں۔
اس تعلق میں محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل درویش، سابق جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ نے ایک چٹھی میں تحریر کیا ہے کہ ۵۰ء میں آپ قادیان تشریف لائیں۔
قارئین کرام اس کی تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

دُعا۔ئے مغفرت

مورخہ 99-3-10 صبح ۴ بجے محترم زہراء بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد معین الدین صاحب ظہیر آباد کے اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر وفات کے وقت ۷۶ برس تھی۔ آپ اپنے پیچھے سوگوار ۳ بیٹے ایک بیٹی چھوڑی ہیں بچے سب شادی شدہ اور عیال دار ہیں۔ مرحومہ نیک صابرہ شاکرہ خاتون تھیں لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد کی سرگرم ممبر تھیں۔ آپکی وفات سے تمام ممبرات لجنہ کو گہرا صدمہ پہنچا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔
(صفیہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱/ فروری ۱۹۹۹ء بروز اتوار مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم سید سجاد احمد صاحب (برادر مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ریجنل صدر مڈلینڈ، خسر مکرم عارف ناصر دہلوی صاحب بیرسٹر بورن متھ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ ۱۶/ فروری کو بوجہ ہارٹ فیل امریکہ میں وفات پاگئے۔ ایک بیٹا مڈل ایسٹ میں ہے اسے امریکہ جانے کا ویزا نہیں ملا۔ لہذا فیملی نے فیصلہ کیا ہے جنازہ لندن لے آئیں اور یہاں تدفین ہو۔
اس موقعہ پر مکرم مولوی عبد الغفور صاحب (والد مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر جماعت راولپنڈی، پاکستان) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ آپ ۱۰/ فروری کی صبح راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ۹۶ سال تھی۔ نہایت مخلص اور احمدیت کے فدائی، پابند صوم صلوٰۃ اور نہایت ہمدرد انسان تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کی مساعی

جماعت احمدیہ کلکتہ نے مختلف تبلیغی و تربیتی مساعی جمیلہ کی رپورٹ بغرض اشاعت بھجوائی ہے۔ جس میں ایک روزہ یوم القران ایک جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام۔ جلسہ برائے واقفین نو۔ ایک تربیتی اجلاس۔ مجلس درس القرآن۔ کے انعقاد کی تفصیل دیتے ہوئے انکے بابرکت اور ثمر آور ہونے کے لئے درخواست دُعا کی ہے۔
(منجانب ایاز احمد بھٹی کلکتہ)

رسالہ پھاڑنے کے الزام میں تین احمدی مسلمانوں کے خلاف

توہین رسالت کی دفعہ کے تحت مقدمہ

(پریس ڈیسک): پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۱۷/ دسمبر ۱۹۹۸ء کو کوٹری ضلع دادو سندھ کے تین احمدی مسلمانوں مکرم ناصر احمد صاحب بلوچ، مکرم ملک مبارک احمد صاحب اور مکرم ظفر احمد صاحب کے خلاف رسالہ ''ختم نبوت'' پھاڑنے اور جلانے کے الزام میں ایک مقدمہ نمبر 151/98 زیر دفعات 296,295/C,295/B,295/A,295 اور دفعہ 436 تعزیرات پاکستان تھانہ کوٹری ضلع دادو سندھ میں درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ محمد نظر عثمانی ولد شیر محمد ساکن لطیف آباد انچارج دفتر عالمی مجلس ختم نبوت کی درخواست پر قائم کیا گیا۔ درخواست میں لکھا گیا کہ خاکسار مورخہ ۱۹/ نومبر ۱۹۹۸ء کو سفائر ٹیکسٹائل ملز سائٹ ایریا کوٹری گیا جہاں مجھے مقرر شدہ مسجد کے پیش امام مولانا محمود احمد نے اطلاع دی کہ مل کے فورمین مرزا سلیم بیگ کے بیان کے مطابق ظفر قادیانی اور مبارک قادیانی جو دونوں مل میں کام کرتے ہیں نے ڈیپارٹمنٹ میں مطالعہ کے لئے رکھے ہوئے رسالہ ختم نبوت کی ایک کاپی کو پھاڑا اور پھر اسے آگ لگادی۔ درخواست میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اس کاروائی کو ایک شخص منور احمد نے بھی دیکھا ہے۔ چنانچہ ظفر اور مبارک دونوں کو مل کے انچارج ظہیر احمد کے پاس لے جایا گیا جہاں جنرل مینجر نے دونوں کو ملازمت سے فارغ کر دیا۔
دفتر عالمی مجلس ختم نبوت کے انچارج نے مزید لکھا کہ اس واقعہ کو سن کر ہم مذکورہ ٹیکسٹائل مل میں گئے اور جائے وقوع کو دیکھا نیز پوچھ گچھ کرنے پر معلوم ہوا کہ ان دونوں نے رسالہ ناصر احمد قادیانی کے کہنے پر پھاڑا اور جلایا تھا۔ اس سارے واقعہ سے ہمارے جذبات بہت مجروح ہوئے ہیں لہذا درخواست ہے کہ ان تینوں احمدیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔
چنانچہ تینوں احمدیوں پر مذکورہ بالا دفعات کے تحت مقدمہ درج ہوگیا ہے۔ یاد رہے کہ دفعہ 295/C توہین رسالت کی دفعہ کہلاتی ہے جس کے تحت سزا صرف سزائے موت مقرر ہے۔
احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے درددل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر شر سے اپنی حفاظت میں رکھے اور ظالموں کی گرفت فرمائے۔

درخواست دُعا

☆- خاکسار کی بڑی لڑکی امید سے ہے بسہولت فراغت اور نیک صالح اولاد کے لئے نیز افراد خاندان کی صحت و تندرستی، درازی عمر دینی و دنیاوی ترقیات اور جملہ پریشانیوں سے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(اعانت-۳۰ - بوفانی خاں نرگاؤں اڑیسہ)

Required Teacher & Hostel staff for a primary **English Medium School.** situated in a town of Uttar Pardesh. Nearly 120 Km from Jhansi. Contact Directly with BIO-DATA.
Prefrence to experience & fluency in English is must. Residental facility is provided with many others.

Director
Abrar Ahmad

Contact

Mother International School
Rath 210431, Distt- Hamirpur (U.P)
Phone No: 05280-20844

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

کہ اس قوم میں ملکی ترقی کے لئے قربانی کا شعور موجود ہے جسے تقویت دینے کی ضرورت ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ پچھلے سال صدر مملکت ہمارے جلسہ میں تشریف لائے اس وقت جلسہ کا Theme "توھم پرستی ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ" تھا۔ جلسہ کے بعد سے اب تک کے اعداد و شمار اور رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ان واقعات میں جو توہم پرستی کے نتیجہ میں ہوتے تھے غیر معمولی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ صدر مملکت کی ہمارے جلسہ میں شمولیت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ ملک سے مخلص ہے اور دل و جان سے ملک کی خدمت کرتی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا اخلاقی اقدار کو بلند کرنے کے لئے مذہبی راہنمائی ضروری ہے۔ نیز وہ مذہب بھی ایسا ہو جس کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق ہو۔ اور وہ اس بات کی صلاحیت رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کے درمیان ایک رابطہ پیدا کر سکے۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے جناب نائب صدر صاحب اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں اور دیگر معزز مدعوین کا خیر مقدم کیا اور جلسہ میں شمولیت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

نائب صدر مملکت کا خطاب

افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد عزت مآب نائب صدر مملکت نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ سالانہ پر مدعو کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جماعت کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے سکولوں اور ہسپتالوں کے علاوہ ملک میں پہلی مرتبہ گندم کی کاشتکاری کا کامیاب تجربہ کرنے پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اسی طرح انہوں نے ہومیو پیتھک طریقہ علاج کو ملک میں سستے اور مؤثر علاج کے طور پر متعارف کروانے کے بارے میں کہا کہ اس پہلو سے جماعت صحت کے میدان میں عوام کی گراں قدر خدمت کر رہی ہے۔ جناب نائب صدر صاحب نے فرمایا کہ ملک میں ہومیو پیتھک کی ترویج سے ہربل میڈیسن (لوکل ادویات) کو ترقی ملے گی۔

انہوں نے فرمایا مجھے جماعت کے نظم و ضبط نے بے حد متاثر کیا ہے۔ انہوں نے کونسل آف ریلیجنز کے قیام میں جماعت کے اہم کردار کی تعریف بھی کی جس سے ملک میں مذہبی امن اور باہمی تعاون کی فضا پیدا ہوئی۔

کانفرنس کے Theme کے بارہ میں انہوں نے فرمایا کہ انہیں معلوم ہے کہ بعض مذہبی ادارے ملک میں گرتی ہوئی اخلاقی اقدار کی وجہ سے پریشان ہیں جن میں سے جماعت احمدیہ ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس غرض کے لئے اس سال National Integrety Workshop کا انعقاد ہوا۔ اور اس ورکشاپ کو حکومت کا مکمل تعاون حاصل تھا۔ اس ورکشاپ میں بیرونی ممالک اور اندرون ملک سے مفکرین شامل تھے۔ چنانچہ اس ورکشاپ کے اختتام پر مفکرین نے جو تجاویز پیش کیں وہ زیر غور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا ورکشاپ کے ساتھ تعاون اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حکومت خود ملک میں گرتی ہوئے اخلاقی اقدار کو بلند کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ملکی قانون میں ایسے اداروں کے قیام کی گنجائش ہے اور اس وقت بعض ادارے قائم ہیں۔ تاہم کسی نئے ادارہ کے قیام کی ضرورت نہیں۔ البتہ موجودہ اداروں کو تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزید اداروں کے قیام کا نتیجہ صرف غریب عوام پر اخراجات کا مزید بوجھ ڈالنے کے مترادف ہوگا۔

جناب نائب صدر صاحب نے جماعت احمدیہ کے سالٹ پانڈ میں ایک جلسہ کے حوالے سے فرمایا کہ اس میں جماعت احمدیہ کے امیر صاحب نے اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا کہ جب تک انسان کے اندر خود اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا نہ ہو، کوئی شخص زبردستی کسی کے دل میں خوف خدا پیدا نہیں کر سکتا، وہ مکمل اخلاق کی درستی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں مذہبی اداروں کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی تعلیم دیں جس سے ان کے اندر خوفِ خدا پیدا ہو۔

آخر پر انہوں نے دوبارہ جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ پر مدعو کیا گیا۔ ان کی خدمت میں قرآن مجید اور جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کیلنڈر ۱۹۹۹ء پیش کیا گیا۔ اس سے قبل انہیں حضور کی کتاب اور دیگر لٹریچر پیش کیا گیا تھا۔

جلسہ یو۔کے کے متعلق تاثرات

پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی آنریبل ملک الحسن یعقوب صاحب ممبر آف پارلیمنٹ اور ممبر نیشنل مجلس عاملہ احمدیہ مشن گھانا کی صدارت میں ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نوسائی کنوسی نے فیملی لائف ایجوکیشن (Family Life Education) کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد آنریبل الحسن ڈاررزی صاحب ممبر آف پارلیمنٹ نے جنہیں ۱۹۹۸ء کے جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت کی توفیق ملی تھی جلسہ U.K. کے بارہ میں تاثرات کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے نظم و ضبط، حسن انتظام، مہمان نوازی، رہائشی انتظامات اور ٹرانسپورٹ کے اعلیٰ انتظامات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر ملکی مہمانوں کی خدمت کرنے والوں میں بعض ڈاکٹرز، انجینئرز اور دیگر اعلیٰ تعلیم یافتہ عہدوں پر فائز لوگ بھی شامل ہوتے ہیں لیکن جس انکساری اور محبت کے جذبہ سے وہ خدمت کرتے ہیں اس سے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ خدمت کرنے والے خود اتنے بلند پایہ لوگ ہیں۔

انہوں نے ایم ٹی اے کے پروگراموں اور تراجم کے انتظامات، جلسہ میں وقت کی پابندی، حضور کی شفقت کے مختلف واقعات اور حضور کی مصروفیت کے بارہ میں بھی ذکر کیا۔ اسی طرح انہوں نے مجلس شوریٰ میں شمولیت کا ذکر کیا کہ کس طرح دنیا کی مختلف پارلیمنٹوں میں جھگڑے ہوتے ہیں اور قوموں کے چنیدہ لوگ اسمبلیوں میں کس طرح ایک دوسرے پر گند اچھالتے ہیں لیکن احمدیہ مجلس شوریٰ کا ماحول اس کے برعکس کس قدر پاکیزہ ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجلس شوریٰ کا نظام ایک روحانی نظام ہے۔

آپ نے ایم ٹی اے کے پروگرام سوال و جواب میں شمولیت کا ذکر بھی کیا کہ کس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر سوال کا عقلی اور نقلی لحاظ سے تسلی بخش جواب آسان فہم رنگ میں دیتے ہیں کہ سوال کرنے والے کے لئے اس کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ آخر پر انہوں نے جماعت احمدیہ یو۔کے۔ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ کے موقعہ پر مہمانوں کے لئے بہت اعلیٰ انتظام کیا۔

اس کے ساتھ ہی پہلے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد شبینہ اجلاس شروع ہوا جس میں مکرم ابراہیم بونسو صاحب سینئر سرکٹ مشنری، صدر مجلس انصار اللہ گھانا اور سیکرٹری تبلیغ نے "جماعت احمدیہ گھانا کا بیعتوں کا ٹارگٹ اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرا روز۔ جمعۃ المبارک

حسب سابق اس دن کا آغاز نماز سے ہوا۔ جس کے بعد خاکسار قریشی داؤد احمد (ریجنل مشنری گریٹر اکرا) نے "مالی قربانی اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان سے درس قرآن مجید دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ آج حضور انور کا خطبہ جمعہ براہ راست سننے کا انتظام ہے اس لئے احباب وقت مقررہ پر جلسہ گاہ پہنچ جائیں تا کہ وقت پر اجلاس کا آغاز ہو سکے۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی مکرم الحاج حسن سمونو سیکرٹری جنرل آرگنائزیشن آف افریقن ٹریڈ یونین یونیٹی (O.A.T.U.U.) کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی الحاج مہاما اوریسو صاحب وزیر دفاع گھانا تھے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر سوم نے "شادی ایک الٰہی حکم ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں شادی کے نظام کی اہمیت بیان کی۔ نیز کہا کہ اس دور میں مغربی اقوام میں شادی سے ایک قسم کی نفرت کا جو رجحان ہے اور اسے عیسائیت کی تائید حاصل ہے اس کے نتیجہ میں اب مغربی ممالک میں قانونی طور پر مرد کو مرد اور عورت کو عورت سے شادی کا حق حاصل ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ نسل انسانی کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں اب بغیر شادی کے ماں بننے کا رجحان بھی جنم لے رہا ہے جس کے لئے بلڈ بنک کی طرح ایک کنواری نطفہ حاصل کر کے اولاد حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے آئندہ معاشرہ کے لئے ایسے بچوں کے وجود سے ہونے والے نقصانات اور قانونی پیچیدگیوں وغیرہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ یورپ میں باقاعدہ شادی کے خلاف پیدا ہونے والا رجحان کس قدر خطرناک ہے۔

مکرم حافظ صاحب نے بیان کیا کہ خاص طور پر رومن کیتھولک پادریوں نے شادی نہ کرنے کا جو طریق اختیار کیا اس کے پس پردہ بعض گھناؤنے جنسی جرائم اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ فطرت کے طریقہ کار کو بند کرنے کے کیا نقصانات ہیں۔

انہوں نے افرادِ جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ آنحضورؐ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے بچوں کے لئے مناسب وقت پر شادی کے انتظام کی کوشش کریں۔

مہمان خصوصی مکرم الحاج مہاما اوریسو صاحب نے اپنے خطاب میں جلسہ کے Theme کی روشنی میں فرمایا کہ قوموں کی تعمیر کے لئے اعلیٰ اخلاق کی تعمیر بہت ضروری ہے کیونکہ جب تک کسی قوم کا اخلاق درست نہ ہو وہ قوم اپنی خرابیوں کو دور نہیں کر سکتی۔ انہوں نے جماعت کے اس اقدام کو سراہا کہ جلسہ سالانہ کے لئے یہ Theme مقرر کیا گیا ہے۔

مہمان خصوصی کے خطاب کے بعد دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

ساڑھے بارہ بجے مکرم امیر صاحب نے نماز جمعہ سے قبل مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ایک موقع پر مغربی اقوام نے اپنے ممالک سے Toxic Waste تیسری دنیا کے بعض ممالک میں پھینکنے کی کوشش کی لیکن کسی ملک کی حکومت نے انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ممالک اس مہلک چیز کے نقصانات سے آگاہ تھے کہ یہ چیز ملک اور عوام کے لئے نقصان دہ ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا یہی حال اخلاقی پستی کا ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اخلاقی پستی Toxic Waste سے بھی زیادہ مہلک ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر دنیا میں انسانوں کی اکثریت بد اخلاقی کرے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اخلاق بری چیز ہے۔ اور اگر تھوڑے لوگ اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنا لیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اخلاق اچھی چیز نہیں۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت کے حوالے سے بتایا کہ ایک خبیث چیز کثرت کی وجہ سے طیب نہیں بن سکتی۔ اور ایک طیب چیز کم ہونے کی وجہ سے خبیث نہیں بن سکتی۔ احمدیہ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کی تعمیر کے لئے کوشش کرے اور دنیا کو بتائے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کہا ہے وہی اچھی ہے اور جسے برا کہا ہے وہ بری ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے توسط سے براہ راست سنا گیا۔

جلسہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر آنریبل ایم اے سعیدو ممبر پارلیمنٹ و منسٹر آف سٹیٹ کی صدارت میں ہوا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوست بھی احمدی ہیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سعید کنو کو جان صاحب ایڈووکیٹ و ممبر نیشنل مجلس عاملہ نے "گھانا میں مسلمانوں کا تعلیمی مستقبل" کے عنوان

پر تقریر کی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں بھی مسلمانوں میں تعلیم کا رجحان بہت کم ہے۔ اور آج بھی دنیا کے بعض ممالک میں خاص طور پر مسلمانوں میں عورتوں کی تعلیم کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ حالانکہ ایک صحت مند خاندان اور صحت مند معاشرہ کے لئے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی روشنی میں بیان کیا کہ آپؐ نے مردوں اور عورتوں سب کے لئے تعلیم کو فرض قرار دیا ہے۔ اگر جائزہ لیا جائے تو گھانا یا اسی طرح کے بعض افریقی ممالک میں جتنے چھوٹے درجے کے کام ہیں وہاں آپ کو مسلمان کثرت سے نظر آئیں گے جس کی بڑی وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ انہوں نے گھانا میں آباد مسلمانوں کو بچوں اور بچیوں کی تعلیم کو اہمیت دینے کی طرف توجہ دلائی۔

اس تقریر کے بعد مکرم عبداللہ ناصر بوانگ ریجنل پریذیڈنٹ اشانٹی ریجن (سابق ریجنل ڈائریکٹر تعلیم اشانٹی ریجن) نے "ظہور امام مہدیؑ" کے عنوان سے تقریر کی۔ انہوں نے قرآن مجید، احادیث اور سابقہ کتب کے حوالے سے ظہور امام مہدی کے بارہ میں پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور ان کی مختصر تفصیل بیان کی۔ انہوں نے بتلایا کہ کچھ عرصہ قبل امریکہ میں ایک عیسائی پادری نے دعویٰ کیا کہ بائبل کی پیشگوئیوں کے مطابق فلاں دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ چنانچہ مقررہ دن ۵ لاکھ افراد ایک میدان میں جمع ہوئے اور ساری رات حضرت مسیح کا انتظار کرتے رہے جب وہ مایوس ہوگئے تو پادری صاحب نے سب سے معذرت کی اور کہا کہ دراصل انہیں پیشگوئی کو سمجھنے میں غلطی لگی ہے اس پیشگوئی میں حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے نہ کہ آنے کا۔ چنانچہ لوگوں نے اس دن کو The Great Disappoint-ment Day کے طور پر یاد کیا۔ مکرم عبداللہ ناصر صاحب کی تقریر کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

نو مبائعین کے ایمان افروز واقعات

جماعت احمدیہ گھانا کے جلسہ سالانہ کا ایک انتہائی دلچسپ اور ایمان افروز اجلاس دوسرے روز کا شبینہ اجلاس ہوتا ہے جس میں نو مبائعین حضرات اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کرتے ہیں۔

یہ شبینہ اجلاس گھانا کے اپر ایسٹ ریجن کے ریجنل پریذیڈنٹ Mr Abdullah Otito Achuliwor کی صدارت میں ہوا جو خود بھی نو مبائع ہیں اور بڑے جذبہ اور اخلاص والے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد نو مبائعین نے

ارشاد نبوی

خیر الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

اپنے قبول احمدیت کے واقعات بیان کئے۔ نو مبائعین نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح اور کن مشکل حالات میں احمدی داعیان الی اللہ ان کے علاقوں میں پہنچے اور ان کی تبلیغ کے ذریعہ انہوں نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ انہوں نے بتلایا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے باعث انہیں جماعت کے نظم وضبط اور اتحاد کو دیکھ کر ایمانی اور روحانی طور پر مزید تقویت عطا ہوئی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اپنے اپنے علاقوں میں جاکر دوسروں کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے اور اس راہ میں حائل ہر قسم کی رکاوٹ کا مقابلہ کریں گے۔

ان میں سے بعض اماموں نے بیان کیا کہ اگرچہ وہ پہلے بھی مسلمان تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد انہیں ایسے محسوس ہوا کہ انہیں ایک نئی روشنی عطا ہوئی ہے۔

اس اجلاس کے چیئرمین مکرم عبداللہ اٹیٹو صاحب نے بیان کیا کہ میں خود بھی نو مبائع ہوں۔ اپنے سکول کے زمانہ میں اسلام کا شدید مخالف تھا۔ اور چونکہ میں سکول کا سینئر پریفیکٹ (Prefect) تھا میں مسلمان طلباء کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سزا دیا کرتا تھا۔ یہ ۱۹۷۸ء کے زمانہ کی بات ہے کہ میں نے خواب میں اذان کی آواز سنی۔ اس اذان کی آواز کی وجہ سے میں کافی پریشان ہوا۔ اور سکول میں مسلمان طلباء کے امام کو یہ بات بتائی۔ اس نے مجھے کہا کہ شاید اللہ چاہتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔ اس کے بعد میں نے دوسری اور تیسری مرتبہ اذان کی آواز خواب میں سنی۔ جس وجہ سے میں کافی خوفزدہ ہوا اور یہ بات اپنے پادری کو بتائی۔ چونکہ میں پادری کے کافی قریب تھا اس نے مجھے بتلایا کہ یہ شیطانی خواب ہے۔ چنانچہ وہ میرے لئے دعا کریں گے۔ آخرکار مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ میرے اسلام قبول کرنے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقہ میں پھیل گئی۔ میرے رشتہ داروں اور عیسائی دوستوں اور پادریوں نے بہت کوشش کی کہ میں اسلام ترک کردوں اور دوبارہ عیسائیت کی طرف لوٹ آؤں لیکن ان کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔

انہوں نے بتلایا کہ ایک بات سے میرا ایمان اور مضبوط ہوا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک انتہائی خطرناک حادثہ میں ملوث دیکھا۔ میں نے یہ خواب وہاں پر موجود جماعت کے مشنری کو بتائی۔ اس نے کہا کہ وہ میرے لئے دعا کریں گے۔ چنانچہ کچھ روز بعد جب میں اکرا آرہا تھا تو میری گاڑی کو حادثہ پیش آیا۔ گاڑی کی حالت دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس میں سے کوئی شخص زندہ بچ سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا۔

تیسرا اور آخری روز

تیسرے اور آخری روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب بسراء ریجنل مشنری اشانٹی ریجن نے "نماز باجماعت کی اہمیت" کے موضوع پر درس دیا۔

نماز فجر کے بعد مکرم طالب یعقوب صاحب ریجنل مشنری ایسٹرن ریجن نے "بین المذاہب تعاون کی ضرورت" کے عنوان پر درس دیا۔

تیسرے روز صبح کے باقاعدہ اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم یوسف علی صاحب (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) کی صدارت میں ہوا۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دوست احمدی ہیں)۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی اپر ویسٹ ریجن گھانا کے علاقہ ڈیلیے کے پیرامائونٹ چیف جناب Moomen Dimbie II تھے۔ جنہیں امسال جلسہ سالانہ یو۔کے میں شرکت کی توفیق ملی۔ یہ چیف صاحب مختلف حکومتوں میں پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں اور احمدی ہیں۔ نیز اپر ویسٹ ریجنل ہاؤس آف چیفس کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم و محترم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر دوم نے "اسلام کا تصور اخلاق" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکہ آراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور بعض دیگر کتب کے حوالہ سے اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ کی وضاحت بیان کی۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ اعلیٰ اخلاق کی تعمیر کے لئے انسان کو کن کن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے بتلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کی زندگی کو تین حالتوں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔ اور انسان تیسری حالت میں اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک پہلی دونوں حالتوں میں ترقی نہ کرے۔

اس تقریر کے بعد مکرم ڈاکٹر الحاج محمد بن ابراہیم صاحب ریجنل پریذیڈنٹ ویسٹرن ریجن اور ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروس ویسٹرن ریجن، جنہیں امسال حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی نے "حج بیت اللہ۔ اسلام کا پانچواں رکن" کے عنوان پر تقریر کی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب حکومت کی طرف سے اس ٹیم کے انچارج کے طور پر سعودی عرب گئے جو حاجیوں کی صحت کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے حج کی سعادت حاصل ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور فرمایا کہ خانہ کعبہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے انسان کے ذہن میں جو تصور پیدا ہوتا ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا آسان نہیں۔ اور اس کیفیت کا بیان مشکل ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ حج کے ذریعہ اتحاد، اخوت اور بین الاقوامی بھائی چارہ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے نمائندگان کا تعارف کروایا گیا۔ ان نمائندگان میں ایک اہم نمائندہ جماعت ہائے احمدیہ لائبیریا کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے۔

مہمان خصوصی جناب مامون ڈمبی صاحب نے ۱۹۹۸ء میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں شرکت کے حوالے سے اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے ہزاروں افراد کے لئے بہت خوش اسلوبی سے انتظام کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم گھانا میں بھی جلسہ کے انتظامات کو اسی معیار پر پہنچائیں۔ اس تقریر کے ساتھ ہی یہ اجلاس ختم ہوا۔

تیسرے اور آخری روز کے اختتامی اجلاس کا آغاز بعد دوپہر مکرم الحسن بن صالح صاحب کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم یوسف احمد اڈوسائی، سینئر سرکٹ مشنری و نیشنل سیکرٹری وصایا نے "نظام وصیت اور اس کی اہمیت" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بہشتی مقبرہ کے قیام کی اہمیت بیان کی۔ نیز شرائط وصیت اور نظام وصیت کی برکات بیان کیں۔ مزید برآں انہوں نے احباب جماعت کو نظام وصیت سے منسلک ہونے کی تلقین کی۔

بعدہ مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب، میڈیکل آفیسر احمدیہ مسلم ہومیو پیتھک کلینک کماسی نے "ہومیو پیتھک طریقہ علاج" کے بارہ میں تقریر کی۔ انہوں نے بتلایا کہ ہومیو طریقہ علاج بہت مؤثر ہے اور دیگر علاج کی نسبت بہت سستا ہے نیز ان ادویات کا کوئی بد اثر صحت پر نہیں پڑتا۔

انہوں نے ایم ٹی اے پر حضور انور کے ہومیو پیتھک لیکچرز کا ذکر کیا نیز ہومیو پیتھک کے بارہ میں حضور کی تصنیف کا ذکر کیا۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اس وقت گھانا کو نہ صرف دیگر افریقی ممالک کو ادویات اور دیگر ضروری اشیاء بھجوانے کی توفیق مل رہی ہے بلکہ براعظم امریکہ کے بعض ممالک کو بھی بھجوائی جاتی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مسعود جمال جانسن صاحب سیکرٹری جنرل نے جماعت احمدیہ گھانا کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کرنے والے اور خصوصی تعاون کرنے والے دوستوں میں تعریفی اسناد تقسیم کی گئیں۔

مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب جنہیں جلسہ سے قبل سیرالیون میں حضور کے ارشاد کے تحت خدمت کی توفیق ملی کی خدمت میں بھی تعریفی سند پیش کی گئی۔ اسی طرح حضور انور کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب نے ہومیو پیتھک کے ادویات کے ڈبے جماعت کے سکولوں، ہسپتالوں، جامعہ احمدیہ اور ووکیشنل سکول کے لئے تیار کئے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے وہ ڈبے ہیڈ ماسٹر صاحبان، ڈاکٹر صاحبان اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کو پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا کے دس ریجن میں جماعت کے مشنز کو پہلے ہی اس قسم کے ڈبے مہیا کئے جاچکے ہیں جن سے بکثرت لوگ استفادہ کررہے ہیں۔

اس پروگرام کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد سے چند روز قبل بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا اور اگر یہ سلسلہ جاری رہتا تو ہمارے لئے جلسہ منعقد کرنا مشکل ہو

باقی صفحہ نمبر [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

قادیان دارالامان میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

نماز کے بعد باہر سے آنے والے مہمانوں نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کھانا تناول فرمایا

قادیان دارلامان میں ۲۹ مارچ کو عید الاضحیہ کی مبارک تقریب منائی گئی نماز عید کا اہتمام وسیع احمدیہ گراونڈ میں کیا گیا جس کے لئے ایک بڑی جگہ کو قناتوں سے گھیرا گیا اور صفیں بچھائی گئیں۔ آنے والے حاضرین کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ۹ بجے نماز عید پڑھائی نماز کے بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت ابراھیم اور حضرت اسماعیل علیھما السلام کی قربانیوں کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رؤیا پر دی جانے والی قربانی میں آئندہ آنے والی ایک بہت بڑی روحانی اور قربانی دینے والی قوم کی طرف اشارہ تھا چنانچہ آپ نے اس تعلق میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے باہر سے آنے والے غیر احمدی مہمانوں کو موجودہ زمانے کے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو شناخت کرنے اور ان کو قبول کرنے کی دعوت دی۔ اور خطبہ کے آخر پر آپ نے دعا کروائی جس میں بالخصوص حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کی تحریک کی نیز تمام مبلغین معلمین اور تمام دنیا میں بسنے والے احمدی بھائیوں اور تمام بنی نوع انسان کیلئے دُعا کی تحریک کی۔ عید کے موقعہ پر پنجاب کے مواضعات سے نومبائعین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹر نیشنل (لندن) سے مواصلاتی سیارہ کے ذریعہ سے براہ راست عید کا خطبہ ارشاد فرمایا جو ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں مختلف احادیث کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کی قربانیوں کے طریق کو تفصیل سے بیان فرمایا اور بتایا کہ اصل قربانی تو اپنے رب کا ہو جانے اور اسی کیطرف بلانے کی ہے اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام دنیا کے لئے بطور اسوۂ حسنہ کے پیش کیا۔ آپ نے انگلستان کی جماعت کے تعلق میں فرمایا کہ انگلستان کی جماعت نے قربانی کے روپوں کی ایک بڑی رقم جو یہاں جمع ہوئی تھی افریقہ کے غرباء کے لئے وقف کی ہے۔ فرمایا کہ میں ہر قربانی میں اسیران راہ مولیٰ اور شہداء احمدیت کو یاد رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں بھی اس قربانی کے ثواب میں شامل فرما اور تمام دنیا کی جماعت کو بھی یہی نصیحت فرمائی۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر اپنے خطبہ کو ختم کیا۔ اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و عمرہ.

اعلانِ دُعا

☆- خاکسار کا بڑا لڑکا منصور احمد M. B. B. S. Complete کر کے P.G. کا انٹرویو دینے والا ہے۔ بیٹی مسرت الماس IInd M. B. B. S. کا امتحان دینے والی ہے چھوٹا لڑکا Ist M. B. B. S. کا امتحان دینے والا ہے۔ تینوں بچوں کی نمایاں کامیابی روشن مستقبل صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(اعانت-۱۰۰ - مزمل خان بوکارو بہار)

بقیہ جلسہ سالانہ گھانا از صفحہ

جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بارشیں رک گئیں اور جلسہ کے انعقاد میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

جلسہ سالانہ کے Theme کے حوالہ سے مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاق کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ میں شرکت کرنے والے ایک عیسائی پادری صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں یقین ہے کہ اگر ملک میں تمام جیل خانوں کا جائزہ لیا جائے تو وہاں آپ کو عیسائی مذہب کے ماننے والوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی کثرت نظر آئے گی لیکن احمدی آپ کو ڈھونڈے سے نہیں ملے گا جو اخلاقی جرائم یا دیگر جرائم میں ملوث ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کس قدر تربیت یافتہ ہیں۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ ایک عیسائی پادری کے اس بیان سے جماعت احمدیہ کی حقانیت اور صداقت ثابت ہوتی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ کے فضل سے صلح پسند اور امن کا گہوارہ سمجھی جاتی ہے۔ اس کی تائید میں ایک مثال بیان کرتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس سال کے شروع میں حکومت کے سکیورٹی کے ذمہ دار وزیر کی طرف سے انہیں ٹیلی فون موصول ہوا کہ گھانا کی ریجن دولتا میں کچھ احمدی تبلیغ کے نام پر اس علاقہ میں تفرقہ پیدا کر رہے ہیں اور امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں۔ مکرم وزیر صاحب موصوف نے بتایا کہ انہوں نے مقامی پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ کوئی کارروائی نہ کریں۔ میں جماعت احمدیہ کے امیر سے رابطہ کر کے انہیں صورت حال سے آگاہ کرتا ہوں۔ مکرم امیر صاحب نے وزیر موصوف کو بتایا کہ مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگ احمدی نہیں ہو سکتے تاہم وہ ہمیں تھوڑا سا وقت دیں تاکہ ہم تحقیق کر سکیں۔ چنانچہ اسی وقت اس علاقہ میں مقیم مشنری صاحب سے رابطہ کیا گیا کہ وہ معاملہ کی فوری تحقیق کر کے رپورٹ کریں۔ چنانچہ جماعت کے نمائندہ اور حکومت کی لوکل انتظامیہ کے نمائندہ نے مل کر تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ایسا فتنہ پیدا کرنے والے لوگ احمدی نہ تھے۔ چنانچہ وزیر موصوف نے جماعت کے اس اقدام کو بہت سراہا اور خوشی کا اظہار کیا کہ ان کے ذہن میں جماعت کے بارہ میں جس بات سے منفی تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ غلط ثابت ہوئی۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اخلاقی ترقی کے نتیجہ میں جماعت کے اندر قربانی کی روح بھی ترقی کر رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے احباب دل کھول کر قربانی کر رہے ہیں۔ مادہ پرستی کے اس دور میں اتنی بڑی بڑی قربانی کرنا کہ ایک ایک تحریک کے لئے بعض لوگ ایک سو ملین سیڈیز تک پیش کرتے ہیں یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ میں اخلاقی اقدار بلند ہو رہی ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا یہی وہ نمونہ ہے جسے دیکھ کر لوگ کثرت سے احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر ہم اپنی اخلاقی اقدار کو مزید بلند کریں تو یہ چیز ہماری تبلیغ میں بہت ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

تقریر کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ گھانا کے جلسہ سالانہ کی ایک خاص بات تہجد کی نماز کا نظارہ ہوتا ہے کہ رات کا اجلاس جو عام طور پر ۱۰ بجے ختم ہوتا ہے اس کے باوجود صبح چار بجے سے قبل کم و بیش تمام حاضرین نماز تہجد کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ملک کے طول و عرض سے ۴۵ ہزار افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ قارئین کی خدمت میں تمام ایسے احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اس جلسہ کی کامیابی کے سلسلہ میں تعاون کیا۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

کے نیچے نہ تھا۔ میں تو ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بے شک تم سب مجھے چھوڑ دو لیکن میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے سے باز نہیں آوں گا۔ یہ ہے سچی نبوت کی پہچان۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جیسی مخالفت اور سلوک آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کے خاندان والوں نے کیا بالکل ویسی ہی مخالفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی۔ جب آپ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق "امام مہدی" ہونے کا دعویٰ فرمایا تو خود آپؑ کے خاندان والوں نے آپؑ کی مدد سے ہاتھ کھینچ لئے۔ اور آپ کی مخالفت میں آپؑ کے خاندان والوں نے سب سے بڑا کردار ادا کیا اور آپ کے پیغام کو ضائع اور ناکام کرنے کی کوشش کی۔ اور آپ کے راستہ میں آپ کے اپنوں نے بے شمار تکالیف اور مشکلات کھڑی کیں۔ آپ کے خاندان میں سے کسی فرد نے بھی اس سلسلہ میں آپؑ کی معاونت نہیں کی۔ ہاں ایک عرصہ کے بعد وہ آپ کی طرف آنا شروع ہوئے۔ بالکل ویسے ہی جیسے کہ آنحضرت ﷺ کے خاندان والوں نے آپؐ کے ساتھ سلوک کیا۔ سوائے ایک حضرت علیؓ کی استثناء کے یا سوائے چند ایک کے باقی سارے خاندان والے آپؐ کی مخالفت اور دشمنی میں کمر بستہ ہو گئے۔ اور بالکل ویسی ہی تاریخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دہرائی گئی۔ تمام خاندان مخالفت میں الگ ہو گیا۔ تمام امت مسلمہ خصوصاً ہندوستان کی، جس کی طرف سے آپ کی مدد کی امید کی جاسکتی تھی سب کے سب آپ کے مخالف ہو گئے۔ ہندوستان کے عیسائی آپ کے مخالف تھے۔ ہندوستان کے ہندو اور سکھ دشمن بن گئے۔ غرض کسی ایک گروہ یا جماعت کا نام لیں جس نے آپ کی معاونت و مدد کی یا جو آپ کی معاونت و مدد کر سکتی تھی۔ تب اس زمانے کے علماء نے اس دلیل سے مات کھا کر اس الزام میں پناہ ڈھونڈی کہ اس (حضرت مسیح موعودؑ) کو تو انگریز کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس مضمون پر میں بعد میں تفصیلی بات کروں گا۔ کیونکہ اب وقت ختم ہو گیا ہے۔ اگلی نشست میں ہم یہیں سے گفتگو کا آغاز کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 15th April 1999 Issue No: 15

☎ (091) 01872-20757
FAX:(091) 01872-20105

اعلیٰ اسلامی روایات کے ساتھ **جماعت احمدیہ گھانا** کے

۰۷ ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

ملک کے نائب صدر اور دیگر اہم شخصیات کی شرکت

۴۵ ہزار افراد جلسہ میں شامل ہوئے

(رپورٹ: [illegible] داؤد احمد ناجد، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل گھانا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گھانا کا ۰۷واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۹،۱۸،۱۷/دسمبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات جمعہ اور ہفتہ کامیاب انعقاد کے بعد اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

امسال جلسہ سالانہ میں عزت مآب جناب وائس پریذیڈنٹ آف گھانا His Excellency Prof. John Evans Atta Mills نے شرکت کی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سربراہ مملکت جناب جیری جان رولنگز H.E.J.J.Rawlings گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ نیز ۱۹۸۹ء میں بھی انہوں نے جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی لیکن وائس پریذیڈنٹ صاحب کے لئے یہ پہلا موقع تھا کہ وہ جماعت کے کسی پروگرام میں شریک ہوئے ہوں کیونکہ یہ حال ہی میں سیاست میں آئے ہیں۔ ان کے علاوہ الحاج مہاما ادریسو وزیر دفاع، آنریبل ملک الحسن یعقوب ممبر پارلیمنٹ، آنریبل الحسن ڈارزی ممبر پارلیمنٹ، مکرم جناب یوسف علی صاحب چیئرمین این۔ ڈی۔ سی (حکومتی پارٹی)، Walembele اپر ویسٹ ریجن کے پیراماؤنٹ چیف (سابقہ پریذیڈنٹ ریجنل ہاؤس آف چیفس)، جمہوریہ بینن کے سفیر، روس اور کیوبا کے سفارت خانہ کے نمائندے، وولٹا ریجن کے پیراؤماؤنٹ چیف، کماسی کے علاقہ Dadiesoaba کے پیراماؤنٹ چیف، شمالی علاقہ کے بہت سے چیف اور آئمہ، برونگ اہافو ریجن کے علاقہ Lineso کے چیف، سلگا (ناردرن ریجن) کے ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو۔ اور ان کے علاوہ امریکہ، کینیڈا، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، اٹلی اور لائبیریا سے بھی نمائندگان نے جلسہ میں شرکت کی۔

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کا انعقاد جماعت کی اپنی جلسہ گراؤنڈ "بستانِ احمد" میں ہوا۔

جلسہ کے انعقاد سے تین چار ماہ قبل "بستان احمد" میں جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ اور حسبِ سابق وقار عمل کے ذریعہ صفائی وغیرہ کا کام شروع کیا گیا۔ گریٹر اکرا ریجن کے خدام، انصار، لجنات اور اطفال و ناصرات نے خصوصی طور پر ان وقار عملوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بعد ازاں جلسہ کے قریبی ایام میں بعض دوسری ریجنز سے بھی احباب وقار عمل کے لئے تشریف لاتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء.

حسب سابق جلسہ سالانہ کے کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ خوراک، پانی، بجلی، استقبال، حفاظت، تزئین، ایم ٹی اے، رہائش، صحت، ٹرانسپورٹ، گمشدہ اشیاء، لاؤڈ سپیکر وغیرہ۔

امسال جلسہ کے لئے مندرجہ ذیل Theme مقرر کیا گیا تھا:

"National Integrity- A Key Component in Moving Ghana Forward"

جماعت کی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کی ابتداء مورخہ ۱۷/دسمبر بروز جمعرات نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے جلسہ سالانہ کی اہمیت اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کے بارہ میں خطاب فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے بقیہ دنوں کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوتا رہا اور حسب دستور نماز فجر کے بعد مرکزی مبلغین مختلف موضوعات پر درس دیتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ تقریبات کا آغاز بروز جمعرات ۱۷/دسمبر دس بجے جناب عزت مآب نائب صدر صاحب کی آمد سے ہوا۔ سٹیج پر آمد سے قبل حسب روایت مجلس خدام الاحمدیہ گھانا کی طرف سے پیش کردہ گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ جناب نائب صدر کی آمد سے قبل تمام حاضرین نظم و ضبط کے ساتھ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تھے۔ چنانچہ وہ اس نظم و ضبط سے بہت متاثر ہوئے جس کا ذکر بعد میں انہوں نے اپنی تقریر کے دوران بھی کیا۔

جناب نائب صدر صاحب کی آمد پر حاضرین جلسہ نے کھڑے ہو کر نعرہ ہائے تکبیر اور حسب روایت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند آواز اور ترنم سے پڑھ کر مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہا۔ مہمان خصوصی نے ہاتھ ہلا کر ان نعروں کا جواب دیا اور جتنی دیر حاضرین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے رہے وہ بھی احتراماً اتنی دیر تک کھڑے رہے۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت نائب امیر اول مکرم Nooruddin Adumatta نے کی۔ انہوں نے جناب نائب صدر مملکت کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا جس کے بعد مکرم حافظ احمد جبریل صاحب نائب امیر سوم نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد مکرم عبداللہ ایوب صاحب سینئر سرکٹ مشنری نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ میں سے کچھ اشعار پڑھے اور ان کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صدر مجلس نے حاضرین جلسہ سے مہمان خصوصی جناب نائب صدر مملکت صاحب کا تعارف کروایا۔ بعدہ مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں جناب نائب صدر مملکت کو جلسہ سالانہ میں خوش آمدید کہا۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے فرمایا۔ اور اس جلسہ کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور اذن سے رکھی گئی جس کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

حضرت بانی سلسلہ کی یہ پیشگوئی اس شان سے پوری ہوئی کہ اس وقت دنیا کے ۱۵۰ ممالک میں جماعت پھیل چکی ہے اور دنیا بھر میں جماعت کی طرف سے اسی نمونہ پر جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی خدمت کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف گھانا میں تعلیم اور صحت کے میدان میں بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق پا رہی ہے بلکہ دنیا کے کئی اور ممالک میں بھی خدمت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ حال ہی میں گھانا کے بعض ڈاکٹروں کو سیرالیون اور گیمبیا میں بھی انسانی خدمت کی توفیق ملی ہے۔

نظام خلافت کی برکات کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ خلافت ایک ایسی نعمت ہے جس سے جماعت کو ہر لحہ راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر دور میں خلفاء براہ راست اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کر کے جماعت کی راہنمائی کرتے ہیں اور یہی جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز ہے۔

مکرم امیر صاحب نے مزید فرمایا کہ خلفائے احمدیت صرف احمدیوں کے لئے اپنے دل میں درد نہیں رکھتے بلکہ وہ سارے بنی نوع انسان کے لئے اپنے دل میں درد رکھتے ہیں۔ نیز ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام خلافت سے گہری عقیدت رکھتا ہے۔ اور اس محبت کے پیش نظر ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہتا ہے۔ اور اس عقیدت کی بنا پر آپ کی تحریکات پر خوش دلی سے لبیک کہتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کی کتب اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معرکہ آراء تصنیف Revelation,Rationality,Knowledge and Truth اور ایم ٹی اے کے حوالے سے فرمایا کہ یہ کتب اور ٹیلی ویژن کھلی یونیورسٹی کا کام دیتے ہیں۔ اور ہر قسم کے اخلاقی اور روحانی علم کے ذرائع ہیں۔ یہ ذرائع نہ صرف جماعت احمدیہ کے فائدہ کے لئے ہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ذریعہ ہدایت ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا ہمارا توکل صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ بین الاقوامی مسائل پر بلا لحاظ اور بلا خوف و خطر اپنا مافی الضمیر سچائی اور راستی کے ساتھ بیان کرتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے Theme کے بارہ میں مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ آنحضورؐ کی ایک حدیث ہے، مَن قَالَ هَلَكَ القَوم فَهُو اَهْلَكَه۔ کہ جو شخص کہتا ہے کہ قوم ہلاک ہو گئی گویا وہ قوم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ ہم قوم کی خرابیوں پر نظر کریں ہمیں چاہئے کہ ہم قوم کی اصلاح کے لئے قوم کے اچھے اخلاق و اقدار لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اس سلسلہ میں امیر صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ اکرا سے کماسی تک رات کے وقت سفر کریں (جو تقریباً ۲۷۰ کلو میٹر ہے) تو کئی جگہوں پر آپ کو سڑک کے کنارے خرید و فروخت کا سامان نظر آئے گا جو بغیر کسی پہرہ دار کے چھوڑ دیا گیا ہے اور اگلے روز چیزوں کا مالک اسے محفوظ اسی جگہ پڑا ہوا پا لیتا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں میں دیانت داری، تحفظ اور نیکی کی طرف بڑھنے کا شعور پایا جاتا ہے۔

انہوں نے بتلایا کہ جب نائجیریا میں کام کرنے والے تمام گھانین شہریوں کو وہاں سے نکال دیا گیا اگرچہ وہ دور ملک میں قحط سالی کا دور تھا پھر بھی لوگوں نے نائجیریا سے آنے والوں کی آباد کاری میں دل کھول کر مدد کی۔ ایک موقعہ پر پتہ چلا کہ کروڑوں ڈالر مالیت کی کوکو (Cocoa) گہرے جنگلات میں پڑی ہے۔ چنانچہ گھانین عوام نے مل کر اسے جنگلات سے نکال کر ملک کے لئے خطیر زر مبادلہ کمایا جس سے ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہو گئی۔ نیز ایک موقع پر جب وسیع علاقہ میں آگ لگنے سے کوکو کے پودے جل گئے تو گھانا کے عوام نے مل کر دوبارہ اس علاقہ میں کوکو کاشت کی۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ڈیزائننگ و کمپوزنگ: کرشن احمد، مصباح الدین قادیان